عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۴۱
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادات و اخلاق کو اپنائیے

عقل سلیم سائنس اور قرآن حکیم

شعائر خالق ارض و سماء

مجاہد ملت
حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح
مولانا مرحوم کی سوانح حیات پر
محقق عصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مد ظلہٗ کا مقدمہ

دوزخ کے باسی مرزا قادیانی کے خط کے جواب میں
ان کے پوتے مرزا طاہر کا خط

حقیقی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۴۱ ● بتاریخ ۴ شوال تا ۱۰ شوال ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۲۵ مارچ تا ۳۱ مارچ ۱۹۹۴ء

اس شمارے میں

۱۔ نظم ―――― ۴
۲۔ اداریہ ―――― ۵
۳۔ عقل سلیم، سائنس اور قرآن حکیم ―――― ۷
۴۔ رواداری اور اسلامی غیرت (دوسرا حصہ) ―――― ۸
۵۔ درس قرآن ―――― ۱۰
۶۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری ―――― ۱۲
۷۔ تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ―――― ۱۳
۸۔ شعائر خالق ارض و سماء ―――― ۱۵
۹۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ―――― ۱۶
۱۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادات و اخلاق کو اپنایئے ―――― ۱۸
۱۱۔ فرانس میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت ―――― ۱۹
۱۲۔ امریکن آرمی میں مسلم رہنما کی تقرری ―――― ۲۰
۱۳۔ اقرار نزول مسیح (دوسرا حصہ) ―――― ۲۱
۱۴۔ دوزخ کے باسی (پہلی قسط) ―――― ۲۵

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

خزانچی
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

مرثیۃ الشیخ مولانا میر محمد ربانی قدس سرہ مولف کتاب شہباز محمدی ساکن علاقہ ظاہر پیر

مولانا منظور احمد نعمانی، مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

منبع علم و ہدایت خوش بیاں جاتا رہا … اہل دل ہیں غمزدہ روح رواں جاتا رہا

جس کی نوک خامہ نے زخمی کیے باطل کے دل … قالع و قماع قصر قادیاں جاتا رہا

اہل ربوہ کو دیا چیلنج جس نے بار بار … وہ مبارز شہہ سوار کارواں جاتا رہا

شہباز کے اشعار سے عاجز کیا اعجاز[1] کو … کفر کی دھجیاں اڑا کے درفشاں جاتا رہا

کفر کی پھدی نہ لائی تاب اس شہباز کی … دے کے کاری ضرب سوئے آشیاں جاتا رہا

تیغ[2] ابجد سے کیا مرتد کا سر تن سے جدا … اس انوکھی رمز کا اہل بیاں جاتا رہا

دعویٰ مرزائیت میں تھا محرر[3] بالیقین … فیصلہ تکفیر سن کے شاداں جاتا رہا

موہن اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ائمہ کی لی اس نے خبر … رفض کا دشمن ہمارا مہرباں جاتا رہا

چھ دسمبر بانوے انیس سو دن اتوار … بامداداں اہل دل سوئے جناں جاتا رہا

غمزدہ میر محمد پہ ہیں طلاب علوم … خوش قلم خوش گوؔ منظور جہاں جاتا رہا

۱۔ مولانا مرحوم اکابر علماء میں سے تھے اور آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف "اعجاز احمدی" کا جواب "شہباز محمدی" بزبان منظور لکھا تھا اس شعر میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ موصوف نے ابجد کے ذریعہ سے مرزا کے کذب کو عیاں کیا تھا۔

۳۔ مولانا مشہور "مقدمہ بہاول پور" جو تکفیر قادیانیت کے سلسلہ کی پہلی اینٹ ثابت ہوا اور اس میں ہندوستان بھر کے اکابر تشریف لائے تھے، اس میں آپ علماء ربانی کے بیانات قلم بند کرنے پر مامور تھے۔

دوسرا حصہ

مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانی سربراہوں کا عبرت ناک انجام

3 مولوی عبد الکریم بھی مرزا قادیانی کے دست راست تھے مرزا محمود اپنے ایک مضمون مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۴ء میں اس کے بارے میں یوں لکھتا ہے :۔

"ان دنوں یہ بحثیں عام ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دایاں فرشتہ کون سا ہے اور بایاں کون سا ہے بعض کہتے مولوی عبد الکریم دائیں ہیں بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اول (حکیم نور الدین صاحب) کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں"۔

لیکن اسی مولوی عبد الکریم کا انجام بھی انتہائی عبرت ناک ہے اس کا مکان مرزا قادیانی کے مکان کے اوپر تھا وہ مرض کاربنکل میں مبتلا تھا بے ہوشی کے دورے پڑتے تھے۔ ڈھیروں برف اس کے کمرے میں پڑی رہتی تھی۔ ہر وقت چیختے' چلاتے اور کراہتے رہتے تھے۔ ڈاکٹروں کی چیر پھاڑ سے اس کا بدن چھلنی ہو گیا تھا مرزا قادیانی باوجود ساتھ رہنے کے اس کے نزدیک نہیں پھٹکتا تھا (کہ کہیں اس کی بیماری مرزا قادیانی کو نہ چمٹ جائے) بالآخر کافی عرصہ اس خطرناک بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد سوئے جہنم سدھار گیا۔ یہ سزا خدا کی طرف سے مرزا قادیانی کو نبی اور رسول ماننے کی وجہ سے تھی۔ مرزائی قادیانی بتائیں کہ یہ ہلاکت' بربادی اور ذلت کی موت تھی یا نہیں؟ تفصیل کے لئے دیکھئے "سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۷۲ از مرزا بشیر ایم اے قادیانی۔"

مفتی محمد صادق نامی ایک شخص قادیان میں قادیانی جماعت کا مفتی تھا جس پر قادیانی جماعت کو اعتماد تھا وہ جب بیمار ہوا تو اس کے متعلق الفضل قادیان میں اعلانات شائع ہوتے رہتے تھے ایک اعلان جو الفضل نمبر ۱۸ جلد ۲۸ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا اس کی عبارت ملاحظہ ہو :۔

"حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ آپ کو آج دن بھر بندش پیشاب کی تکلیف رہی جو اب بھی باقی ہے ساتھ ہی بخار اور کھانسی کی بھی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔"

ایک اور اعلان الفضل ۹ جنوری ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا اس کی عبارت یہ ہے :۔

"حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بے حد علیل ہے غدو قدامیہ کی سوزش بہت بڑھ گئی ہے۔ چند دن سے خون آرہا ہے رات آدھ (سیر) کے قریب خون خارج ہوا۔ مثانہ میں زخم ہو گئے ہیں۔ پیشاب کا ایک قطرہ بھی پیدا ہوتا ہے تو سوزش شروع ہو جاتی ہے رات بھر پانچ پانچ دس دس منٹ کے وقفہ سے سوزش کی تکلیف وہ دورے پڑتے ہیں۔"

مفتی محمد صادق خاص قادیانیوں کا بہت بڑا مفتی بھی اس خطرناک اور تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہا اور بالآخر آنجہانی ہو گیا۔ مرزائی حضرات بتائیں کہ یہ ذلت کی موت ہے یا نہیں؟

5 مرزا محمود جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کا بیٹا تھا جو انتہائی بدچلن اور عیاش تھا اگر اس کی عیاشی اور بدچلنی کے واقعات پڑھنا چاہیں تو "تاریخ محمودیت" "کمالات محمودی" اور "شہر سدوم" نامی کتابوں میں مفصل درج ہیں۔ یہ کتابیں گھر کے بھیدیوں نے تصنیف کی ہیں۔ خود مرزا محمود نے بھی اپنی بدچلنیوں اور عیاشیوں کا یوں اعتراف کیا ہے۔

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

اس کی بدچلنیوں اور عیاشیوں کا نتیجہ تھا کہ وہ عرصہ دراز تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہا۔ اس کے لئے ایک الگ کمرہ مخصوص کیا گیا جہاں خاندان کے افراد بھی نہیں جاتے تھے کہ کہیں انہیں مرزا محمود کی بیماریاں نہ چمٹ جائیں۔ صرف ڈاکٹر اور ملازم اندر جا سکتا تھا۔ بعض راویوں کے مطابق جو ریکارڈ میں آچکی ہیں اسے غشی کے دورے پڑتے تھے جب تھوڑا بہت ہوش آتا تو وہ کتے کی مانند بھونکتا تھا۔ اس کی بیماری کو خود قادیانیوں سے بھی چھپایا گیا کہ کہیں مرزا محمود کی ہلاکت خیز' ذلت آمیز اور عبرت ناک موت سے متنفرنہ ہو جائیں وہ جس وقت جہنم کو سدھارا اس کی عمر باون سال تھی شاید مرزا قادیانی (مرزا محمود کے باپ کی یہ پیشگوئی کہ

اس کتے کا آخری دم

اور دوسری گول مول پیشگوئی

کلب یموت علی کلب

جس کے عدد باون بنتے ہیں مرزا محمود کے بارے میں ہی کی تھی کیوں کی تھی اس لئے کہ وہ مرزا محمود کی بدچلنیوں اور عیاشیوں کو جانتا تھا جبکہ بدچلنیوں اور عیاشیوں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے جو مرزا محمود کا ہوا۔ ہم اس موضوع پر مزید تفصیل میں جائے بغیر قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ اپنے مخالفوں کی موت کو ہلاکت و بربادی سے تعبیر کرتے وقت مرزا محمود کی عبرت ناک موت کو پیش نظر کیوں نہیں رکھتے اور اسے شیر مادر سمجھ کر کیوں ہضم کر جاتے ہیں نیز اس کی بد چلنیوں اور عیاشیوں پر جنی جو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں ان کا جواب کیوں نہیں دیتے؟

6 مرزا ناصر آنجہانی مرزا محمود کا بیٹا تھا اس کی موت بھی عجیب و غریب طریقے سے ہوئی ہوا یوں کہ طاہرہ نامی لڑکی جو ڈاکٹر ہے اور اب بھی دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا مصداق بنی ہوئی ہے اس کے باپ نے اس کے رشتے کے لئے "دربار خلافت" سے رجوع کیا اور ایک طویل فہرست لڑکوں کی پیش کی مرزا ناصر سے کہا کہ حضور یہ رشتے میری لڑکی طاہرہ کے لئے آئے ہیں آپ جسے پسند فرمائیں گے اس کے ساتھ طاہرہ کا نکاح کر دیا جائے گا۔ مرزا ناصر نے اس کے والد کو دوسرے دن آنے کو کہا۔ وہ دوسرے دن خوشی خوشی پہنچا کہ آج میری بچی کا فیصلہ "دربار خلافت" سے ہو جائے گا مرزا ناصر نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اسی دوران وہ فہرست اس کے سامنے رکھ دی اور سر فہرست اپنا نام لکھ دیا۔ اور کہا میں نے استخارہ کیا ہے کہ طاہرہ کا رشتہ تیرے لئے بابرکت ثابت ہو گا۔

طاہرہ کا باپ مرتا کیا نہ کرتا۔ بادل نخواستہ رشتے کو قبول کر لیا آخر اس نے ربوہ میں رہنا تھا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اپنی تمام جائیداد ہی نہیں جان سے محروم ہونا پڑتا مرزا طاہرہ کا نکاح مرزا ناصر کے ساتھ دھوم دھام سے ہوا اس لئے کہ مرزا ناصر کے نزدیک یہ نکاح بہت ہی بابرکت تھا۔ نکاح کے بعد ہنی مون منانے کے لئے اسلام آباد گیا اور وہاں کے قصر خلافت میں قیام کیا۔

اس کے سامنے ہی مسلمانوں کی مسجد ہے جہاں پر ہونے والی علماء کرام کی تقریریں وہاں پر مقیم قادیانیوں پر بجلی بن کر گرتی ہیں مرزا ناصر کی بدقسمتی کہئے کہ انہیں دنوں وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی زیر صدارت عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا عبد الشکور دین پوریؒ اور مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی تقاریر تھیں کانفرنس شروع ہوئی مولانا اللہ وسایا صاحب نے شیر کی طرح مرزا ناصر کو للکارا اور اس کے باپ مرزا محمود کے بارے میں باحوالہ ایسی بات کی کہ جس سے سامعین کے سر بھی شرم کے مارے جھک گئے اور وہ آنجہانی مرزا محمود پر لعنت کے ڈونگرے برسانے لگے۔ جب مولانا اللہ وسایا کی یہ گرجدار آواز مرزا ناصر کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ اسے برداشت نہ کر سکا اور فوراً" دل کا دورہ پڑا اور وہ ہنی مون منانے کی بجائے اگلے جہان سدھار گیا۔ طاہرہ کے ساتھ شادی جسے وہ بابرکت کہتا تھا بے برکت ثابت ہوئی اور قادیانیت کے تابوت میں کیل ٹھونک گئی۔ قادیانی حضرات ہی بتائیں کہ مرزا ناصر کی پیشگوئی جھوٹ ثابت ہوئی یا نہیں کیا یہ بابرکت موت تھی یا بے برکت؟

اگر قادیانیوں میں ذرہ بھر غیرت ہے تو انہیں مرزا ناصر کی موت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

7 ظفر اللہ قادیانی انگریزوں کے اشارے پر پاکستان کا وزیر خارجہ بنا جس کے قادیانیوں پر بے انتہا احسانات ہیں' اس نے پاکستان کے بیرون ملک سفارت خانوں میں قادیانیوں کو دھڑا دھڑ بھرتی کیا۔ مغربی سامراج نے اسے انعام و اکرام سے نوازا اور اس نے قادیانیوں کو نوازا اور اہل اسلام اور عالم اسلام کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی کوششیں کیں۔ اس کی موت بالکل اسی انداز میں واقع ہوئی جس طرح مرزا قادیانی کی موت واقع ہوئی تھی وہ کئی ماہ تک چلنے پھرنے سے معذور رہا کئی کئی دن بے ہوش رہا اور پاخانہ پیشاب بستر پر نکلتا رہا بالآخر اسی حالت میں موت کے آہنی پنجوں نے اسے آدبوچا۔

مرزا غلام قادیانی قادیانیوں کا گرو گھنٹال تھا۔ جبکہ باقی تمام اس کے چیلے چانٹے۔ یہاں صرف گرو اور اس کے چیلوں کے عبرت ناک انجام کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے اگر یہاں کچھ دوسرے قادیانیوں کا بیان ذکر کیا جائے تو اس سے ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ قادیانی جو ضیاء الحق اور مسٹر بھٹو کی موت پر بغلیں بجا رہے ہیں آخر انہیں اپنے نبی اور دوسرے بڑوں کی عبرت ناک موت کیوں نظر نہیں آتی؟

مذکورہ بالا واقعات بیان کرنے کا مقصد قادیانیوں کو دعوت غور و فکر دینا ہے شاید وہ دوسروں کی موت پر بغلیں بجانے کی بجائے اپنے لیڈروں کی موت سے عبرت پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین۔

از۔ شیخ الحدیث مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

قدرت کی صناعی وکاریگری

عقلِ سلیم، سائنس اور قرآنِ حکیم

سب کرشمے اللہ ہی کی قدرت کے ہیں اور سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے

خدا کی ہستی کا مسئلہ دین و مذہب کا پہلا بنیادی مسئلہ ہے اور چونکہ انسان کی عقل سلیم کے لئے خود اپنے وجود کی طرح خدا کا وجود بھی ایک بالکل بدیہی حقیقت ہے۔ جس کے لئے کسی منطقی بحث و استدلال کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے قرآن کریم نے جہاں بھی اس مسئلہ پر گفتگو فرمائی ہے' وہاں اس نے انسانوں کی صحیح اور سلیم عقل سے صرف یہ اپیل کی ہے کہ کائنات کا یہ سارا نظام جس کو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو بلکہ خود تم اس کا ایک جزو ہو۔ اس میں ذرا غور و فکر کرو تو خدا کی قدرت اور اس کی کارفرمائی کی کھلی نشانیاں تم خود اس میں پالو گے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل الله من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون۔ (البقرہ ۱۶۴)

اس آیت میں قرآن مجید نے زمین و آسمان کی ساخت' رات دن کی آمد و رفت کے مقررہ نظام' سمندروں میں کشتیوں اور جہازوں کی چلت پھرت' بارش اور اس کے آثار و نتائج' ہواؤں کے تغیرات اور آسمانوں اور زمین کے درمیان ایک خاص نظام کے تحت رہنے والے بادلوں کی طرف اشارہ کرکے انسانوں سے کہا ہے کہ ان چیزوں میں غور کرو۔ پھر سورۃ انعام میں ارشاد ہے۔

ان الله فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذلکم الله فانی تؤفکون۔

"یقیناً" اللہ ہی ہے پھاڑنے والا دانے اور گٹھلی کا۔ وہی نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا ہے مردہ کو زندہ سے۔ یہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے۔ پھر تم کدھر بہکے چلے جارہے ہو۔"

مطلب یہ ہے کہ انسان برابر دیکھتے ہیں اور تجربہ کرتے ہیں کہ غلہ کے کسی ننھے سے دانے کو یا کسی پھل کی گٹھلی کو زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دانہ اور گٹھلی اندر ہی اندر پھٹتے ہیں اور ان میں ایک نہایت نرم و نازک ریشہ نکلتا ہے اور وہ زمین کو چیرتا ہوا اوپر نکل آتا ہے۔ تو غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس دانے کو یا گٹھلی کو زمین کے اندر کس نے قاعدہ سے شگاف دیا اور کس نے اس بے جان اور سوکھے ہوئے دانے یا گٹھلی میں سے وہ ہرجاندار ریشہ یعنی انکوا نکالا۔ پھر وہ ریشم کے دھاگے سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے۔ کس کی کارفرمائی سے زمین کی تہوں کو چیرتا ہوا اوپر نکل آیا؟ تو قرآن پاک کی اس آیت میں بتلایا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت سے اور اس کی کارفرمائی سے ہوا۔

آگے فرمایا۔

"اسی طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک بے جان چیز میں سے جاندار چیز پیدا ہوجاتی ہے۔ مثلاً""

قرآن مجید انسان کے اس روز مرہ کے تجربہ اور مشاہدہ کو سامنے رکھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کرشمے اللہ ہی کی قدرت کے ہیں اور سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے اور سورۃ ذاریات میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وفی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون۔

"اور یقین لانے والوں کے لئے زمین میں ہماری نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں اور خود تمہارے اندر بھی ہیں تو کیا تم کو دکھلائی نہیں دیتا؟!"

مطلب یہ ہے کہ انسان اگر اپنی بصیرت سے کام لے اور دیکھنا چاہے تو زمین کے طول و عرض میں ہماری ہستی اور ہماری قدرت کی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں اور خود انسانوں کے وجود میں بھی ہماری کچھ نشانیاں موجود ہیں۔ وہ اپنے ہی بارے میں ذرا غور کرے کہ ماں کے رحم میں اس کی یہ حسین و موزوں صورت کس نے بنائی؟ کس نے دیکھنے والی آنکھ بنائی؟ کس نے سننے والے کان بنائے؟ کس نے ذائقہ چکھنے والی زبان بنائی اور سونگھنے والی ناک بنائی؟ کس نے اس کے زبان کو گویائی دی؟ کس نے ماں کے پستانوں میں اس کے لئے دودھ کی نہر جاری کی؟ کس کے قبضہ میں اس کی زندگی اور موت ہے؟ انسان اگر خود اپنے بارے میں ان سوالوں پر غور کرے تو ہر سوال کا جواب اس کی عقل یہی دے گی کہ سب کچھ نظر نہ آنے والی ایک حکمت و قدرت والی ہستی نے کیا اور وہی اللہ ہے۔

اور سورۃ نحل میں ارشاد فرمایا ہے۔

"اور تمہارے لئے مویشیوں میں غور و خوض و عبرت کا پورا سامان ہے۔ ہم تم کو ان کے پیٹ میں سے خون اور غلیظ فضلہ کے درمیان سے پاک صاف دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے بڑا خوشگوار ہوتا ہے۔"

قرآن کہتا ہے کہ جن مویشیوں کا تم دودھ پیتے ہو ذرا ان میں تم غور کرو ان کے پیٹ میں خون کی نالیاں ہیں۔ جن میں ہر وقت خون دوڑتا ہے۔ اسی طرح غلیظ فضلہ کا ایک خزانہ ہے اور اس کے راستے ہیں اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوتا کہ ان مویشیوں کے جسم میں سرخ رنگ کے ناپاک خون اور بدبودار غلیظ فضلہ کی کافی مقدار بھری نہ رہتی ہو لیکن ان مویشیوں کے جسم کے جن حصوں میں خون اور بدبودار غلاظت بھری رہتی ہو اسی کے قریب سے لطیف اور صاف سفید دودھ نکلتا ہے جس میں نہ خون کے رنگ کی کوئی آمیزش ہوتی ہے اور نہ غلیظ فضلہ کی بدبو کا کوئی اثر۔ وہ پینے والوں کے لئے کیسا خوشگوار' خوش ذائقہ اور نفیس مشروب ہے تو ذرا سوچو کہ کس کی کاریگری ہے۔ کیا جس بے چاری گائے یا بھینس یا بکری میں سے دودھ نکلتا ہے یہ اس کا فعل ہے؟ کیا کسی انسان نے دودھ کی عجیب و غریب زندہ مشین بنائی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ صرف اس

حکیم و خبیر ہستی کی قدرت کا کرشمہ ہے جس نے اس ساری دنیا کو اور تم کو بھی پیدا کیا ہے۔

اور سورۃ ابراہیم میں خدا کی ہستی ہی کے متعلق نہایت مختصر لفظوں میں اور سوالیہ انداز میں کتنی بلیغ اور کیسی عقل کی بات کہی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا گیا ہے۔

"کیا تمہیں اللہ کی ہستی میں شک ہے جو تمام آسمانوں اور زمین اور ان کے اندر کی ساری کائنات کا بنانے والا ہے۔"

قرآن کریم نے اس مختصر سوالیہ جملہ کے ذریعہ انسانوں کے سامنے غور و فکر کے لئے زمین و آسمان کی ساری وسعتیں رکھ دی ہیں۔

آنکھوں والا انسان آسمان کو دیکھتا ہے۔ چاند، سورج اور ستاروں کو دیکھتا ہے۔ ان کی روشنی اور ان کی گرمی یا خنکی کو دیکھتا ہے۔ زمین کو اپنے نیچے پاتا ہے۔ اس میں دریا اور پہاڑ دیکھتا ہے۔ باغات دیکھتا ہے۔ لہلہاتے ہوئے کھیت دیکھتا ہے۔ ان سے پیدا ہونے والا غلہ اور میوے اور پھل کھاتا ہے۔ ان کے خوش رنگ پھول دیکھتا ہے اور ان کی خوشبو سونگھتا ہے۔ اس سے پیدا ہونے والی بے شمار چیزوں کو استعمال کرتا ہے اور ان کے عجیب و غریب خواص و اثرات سے فائدہ اٹھاتا ہے پھر جب تک کہ اس کی عقل بالکل مسخ نہ ہو جائے وہ یہ نہیں سوچ سکتا کہ یہ سب چیزیں خود اپنے ارادہ اور فیصلے سے ایسی بن گئی ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچ سکتا کہ کسی سائنسٹ یا صناع انسان کی صناعی کے یہ سب کرشمے ہیں۔ اس کی عقل سلیم و بصیرت اس کے سوا کسی توجیہہ کو قبول نہیں کر سکتی کہ یہ سب کسی حکیم و خبیر ہستی کی قدرت اور صنعت کا کرشمہ ہے۔

صنع اللہ الذی اتقن کل شی۔

ایک دفعہ ایک صاحب نے جو خدا کی ہستی کے قائل نہیں تھے۔ اس عاجز سے اس موضوع پر گفتگو کرنی چاہی۔ میں نے کاغذ کا ایک پرزہ اپنی جیب سے نکال کر ان کے سامنے رکھا اور کہا کہ اگر میں آپ سے کہوں کہ اس کاغذ پر جو حروف لکھے گئے ہیں وہ کسی لکھنے والے نے نہیں لکھے ہیں بلکہ آپ سے آپ لکھے گئے ہیں۔ تو کیا آپ میری بات مان لیں گے؟ اور اگر اسی طرح میں اپنی اس گھڑی کے متعلق کہوں کہ یہ کسی بنانے والے نے نہیں بنائی بلکہ آپ سے آپ بن گئی ہے یا اگر کسی دوڑتی ہوئی موٹر کے متعلق آپ سے کہوں کہ یہ کسی کارخانے میں نہیں بنی بلکہ یہ آپ سے آپ بن گئی ہے اور کوئی ڈرائیور اس کو نہیں چلا رہا بلکہ یہ آپ سے آپ دوڑ رہی ہے اور ہر موڑ پر خود ہی قاعدے کے مطابق مڑ جاتی ہے تو آپ میری ان باتوں کو باور کر سکیں گے؟ یا ان کا امکان بھی تسلیم کر سکیں گے؟ ان صاحب نے جواب دیا کہ ان میں سے تو کسی بات کو بھی عقل تسلیم نہیں کر سکتی۔ میں نے ان سے کہا۔ میرے بھائی! گھڑی اور موٹر جیسی چیزوں کے متعلق تو آپ کی عقل تسلیم نہیں کر سکتی کہ یہ آپ سے آپ بن گئی ہیں اور کاغذ کے اس پرزہ پر جو ٹیڑھے ترچھے چند حروف لکھے ہوئے ہیں ان کے متعلق بھی آپ کی عقل نہیں مان سکتی کہ یہ آپ سے آپ لکھے گئے ہیں لیکن زمین و آسمان اور چاند، سورج جو ایک حیرت انگیز نظام کے ساتھ چل رہے ہیں اور ان سے بھی زیادہ عجیب انسان کی ہستی، اس کا دل و دماغ، اس کی لاکھوں رگوں اور نسوں کا نظام، اس کی آنکھیں، اس کے کان اور اس کے ذائقہ لینے والی اور بولنے والی زبان، ان سب کے متعلق آپ کی عقل یہ مان سکتی ہے کہ یہ بغیر کسی کے بنائے آپ سے آپ بن گئے ہیں؟ پھر میں نے ان سے کہا کہ جس طرح آپ کے نزدیک یہ بات بدیہی اور ناقابل بحث ہے کہ کاغذ کے اس پرزہ پر جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو کسی لکھنے والے نے لکھا ہے اور اس گھڑی کو کسی نے بنایا ہے اور یہ موٹر بھی یقیناً" کسی کارخانے میں بنی ہے اور اگر وہ چل رہی ہے تو یقیناً" کسی چلانے والے کے چلانے سے چل رہی ہے۔ اسی طرح یہ بھی بات بدیہی اور قطعاً" ناقابل بحث ہے کہ زمین و آسمان، چاند، سورج اور انسان و حیوانات اور یہ ساری کائنات کسی حکیم و خبیر اور کسی کامل قدرت والی ہستی کی بنائی ہوئی ہے۔ میری یہ گفتگو اور میرا یہ استدلال قرآن ہی کی روشنی میں تھا اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین و اطمینان پیدا کرنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے ہاں توحید اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا مسئلہ ایسا ہے کہ اگر وحی کی رہنمائی نہ ہو تو انسانی عقل اس میں بہت ٹھوکریں کھا سکتی ہے اور گمراہ قومیں زیادہ تر اسی وادی میں بھٹکی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں اس کے ہر پہلو پر بہت زیادہ روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ گویا اس کا خاص موضوع ہے۔

●●

(دوسرا حصہ)

رواداری اور اسلامی غیرت

تحریر: محمد اشرف کھوکھر شینہ والا کروڑ

رائے ربانی پر لبیک کہنا اسلامی غیرت کا تقاضا ہے

سورۃ توبہ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے "انفروا خفافا" و ثقالا وجاھدو باموالکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون"

"نکلو اللہ کی راہ میں ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اگر تم علم رکھتے ہو تو یہ بات تمہارے لئے بڑی فائدہ مند ہے۔"

علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر قرطبی آٹھویں جلد کے صفحہ ۱۵۰ پر اس کی تفسیر کے ذیل میں دس اقوال نقل کئے ہیں۔

"خفافا" و ثقالا"

۱ ابن عباس نے روایت کیا کہ اس سے مراد "جوان" اور "بوڑھے" ہیں

۲ ابن عباس اور قتادہ نے روایت کیا کہ اس سے مراد "ہوشیار" اور "کاہل" ہیں

۳ مجاہد نے ان دونوں کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "الخفیف" یعنی غنی مالدار (جس پر زندگی آسان ہو) "الثقیل" "فقیر، مسکین) جس پر زندگی گزارنا مشکل۔

۴ شیخ حسن نے کہا "الخفیف" یعنی جوان "الثقیل" یعنی بوڑھا

۵ زید بن علی اور حسن بن عتیبہ کہتے ہیں اس آیت میں "خفافا" و ثقالا" سے مراد "مشغول" اور "فارغ" لوگ ہیں۔

۶ زید بن اسلم ثقیل اسے کہتے ہیں جو "عیالدار" ہو اور خفیف وہ جو عیالدار

۷ ابن زید کا کہنا ہے کہ ثقیل وہ ہے کہ جو کوئی ایسا کام کرتا ہو جس کا چھوڑنا اس کو مشکل ہو اور خفیف وہ ہے جو کام نہ کر رہا ہو۔

۸ امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ "الخفاف" "لڑنے والے پیدل سپاہی" ہیں اور "الثقال" "گھوڑ سوار"۔

۹ ایک اور تفسیر بیان کی گئی ہے کہ الخفاف وہ لوگ ہیں جو جنگ میں سب سے پہلے نکلے ہیں یعنی جیش کا "ہراول دستہ" اور "الثقال" "فوج کا باقی حصہ"۔

۱۰ ام نقاش نے الخفیف کا ترجمہ "بہادر اور الثقیل کا ترجمہ بزدل کیا۔

ڈاکٹر عبد اللہ عزام (عربی) کے نزدیک یہ ہے کہ آیت میں عامۃ المسلمین کو بالجملہ حکم دیا گیا ہے کہ نکلو۔ چاہے یہ نکلنا تم پر بہت مشکل ہو یا بہت آسان۔ ایک روایت کے مطابق ابن ام مکتوم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کیا مجھ پر بھی نکلنا فرض ہے؟ تو خاتم الرسل ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں" یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرما کر اندھوں پر سے تکلیف اٹھالی لیس علی الاعمی حرج

یہ سارے اقوال فقط خفت اور ثقل کی مثال کی طور پر

درج کئے گئے ہیں۔ کسی با عقل اور ذی شعور انسان کو اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ کشمیر، فلسطین اور بوسنیا بلکہ سارے عالم اسلام کو تمام کونوں اور گوشوں میں ظلم کی چکی میں پستے ہوئے مسلمانوں پر یہ آیت کھلی نظیر ہے اور یہ کہ اس آیت کے مصداق ہم سب پر ہلکے اور بوجھل دونوں صورتوں میں نکلنے کا حکم لاگو ہوتا ہے۔

(دیکھنا! قافلہ چھوٹ نہ جائے)

تمام محدثین، تمام مفسرین، تمام فقہاء اور تمام اصولیین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر دشمن اسلامی حکومت کے کسی بھی خطہ زمین پر قابض ہونے کی ناپاک جسارت کرے تو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقابلے کے لئے میدان کارزار میں نکلیں۔ اگر کاہلی کی وجہ سے دشمن کو روکنے سے قاصر ہو جائیں تو یہ فرض عین ملحقہ آبادی پر منتقل ہو جاتا ہے اگر وہ بھی دشمن کو روکنے سے عاجز ہوں تو پھر اس سے ملحقہ آبادی پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

حتیٰ کہ پورے کرہ ارض کے مسلمانوں پر دشمن کے خلاف میدان کارزار میں نکلنا فرض ہو جاتا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ نے فرمایا "والعدو الصائل الذی یفسد الدین والدنیا لیس اوجب بعد الایمان من دفعہ" دین اور دنیا کو تہس نہس کرنے کے لئے حملہ آور ہونے والے دشمن کا مقابلہ کرنا ایمان کے بعد سب سے پہلا واجب ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی واجب اور فرض نہیں تاتاریوں کے حملہ کے وقت امام ابن تیمیہؒ نے مسلمانوں کو جہاد کرنے کا فتویٰ دیا لیکن افسوس کہ مسلمان اس وقت باہمی انتشار کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مسائل میں الجھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

انفروا خفافاً" و ثقالاً" کا حکم جب ابو طلحہ نے پڑھا تو اپنے بیٹوں سے فرمایا "مجھے تیار کرو۔ بیٹوں نے عرض کی ابا جان! اللہ آپ پر رحم کرے آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی دشمن اسلام کے خلاف جنگوں میں مصروف رہے اب آپ کمزور ہیں آپ کا عذر اللہ کے ہاں قابل قبول ہے بس اے ابا جان! ہم دشمن کے خلاف لڑیں گے لیکن اسلامی غیرت کا اندازہ لگائیں فرمایا نہیں ------ نہیں مجھے تیار کرو۔ آخر بحری قافلے میں شامل ہوئے اور پھر وہیں سمندر میں جام شہادت نوش کیا۔

ڈاکٹر عبد اللہ عزام کی تحقیق کے مطابق ۷ روز تک جزیرہ نہ ملا کہ ان کو سپرد خاک کیا جائے آخر کار پھر ایک جزیرہ میں ان کو دفن کیا گیا۔

امام قرطبیؒ اپنی تفسیر کی جلد ۸ صفحہ ۱۵۱ پر یوں رقمطراز ہیں کہ

"مسلمانوں کی زمین کے کسی بچے یا ان کی جاگیروں اور عمارتوں کے کسی ذرا سے ٹکڑے پر دشمن کے قبضے سے آس پاس کی آبادیوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یعنی ان پر لازم ہے کہ وہ ہلکے ہوں یا بوجھل، بوڑھے ہوں یا جوان اپنی اپنی بساط

کے مطابق اسلامی غیرت اور حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے دشمنان اسلام کے خلاف میدان کارزار میں کود پڑیں۔ تاکہ اللہ رب العزت کا دین غالب رہے 'امت اسلامیہ محفوظ' سرحدات اسلامیہ مصئون اور دشمن دین مخذول ہو جائے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آج اعداء اسلام ہر طرف سے امت مسلمہ کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ کشمیر اور بوسنیا کے نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ ابھی تک تمہاری اسلامی غیرت اور حمیت نہیں جاگ رہی؟

صلح و دعوت اسلام کا دیباچہ ہے اس لئے مسلمان کو صلح کی فضا پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہنا چاہئے۔ اہل اسلام کا ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ ہمیشہ اہل حق نے عدل و انصاف اور رواداری کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا لیکن باوجود اس کے دنیا میں وہ لوگ بھی تو ہیں جو نہ صلح کی آواز سنتے ہیں اور نہ خیر کی صدا سے متاثر ہیں ایسوں کے لئے تو پھر قرآن مجید نے جابجا تصریح فرمائی ہے کہ ان کی شرانگیزی حد سے بڑھنے لگے تو اسلامی غیرت و حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے فتنہ کاریوں کا استیصال کرو۔

شریعت اسلام بزدلوں اور نامردوں کے لئے نہیں اتری اور نہ نفس پرستوں اور دنیا کے غلاموں کے لئے!!

شریعت رسول آخرین ﷺ کہتی ہے کہ تم ہوا کے رخ پر اڑنے والے خس و خاشاک اور پانی کے بہاؤ پر بہنے والے حشرات الارض کی مانند نہ بنو بلکہ تم بہادر شیروں کی طرح ہر باطل قوت سے ٹکرا کر اس کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دینے کا مصمم عزم رکھو اور باطل طاغوت سے لڑ کر اس کی تمام فتنہ پرداز توانائیوں کو زیر زمین دفن کر دو۔ تم صبغت اللہ کو محبوب رکھو اور اہل عالم کو اس میں رنگنے کا بلند حوصلہ رکھو۔ ابتداء آفرینش سے مسلمان کا تو مقصد حیات یہی ہے کہ دریائے زندگی کو ایمان و اعتقاد کے صراط مستقیم پر لگا دے چاہئے اسے اس راہ راست میں آخری قطرۂ خون کا نذرانہ پیش کرنا پڑے!!

رسول آخرین ﷺ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید اور علمبرداران اسلام کی زندگیاں گواہ ہیں کہ اللہ رب العزت کی طرف سے جو پیغام آیا صرف اور صرف باطل کو مٹانے کے لئے آیا۔ انبیاءؑ اور ان کے متبعین نے ہمیشہ جہاد کیا کلفتیں اٹھائیں' نقصان برداشت کئے یہاں تک کہ اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا اور اسلامی غیرت و حمیت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔

سلف صالحین اور اسلامی غیرت و حمیت

باطل کی فتنہ پردازیوں کو روکنے کے لئے جہاد ہمارے تمام سلف صالحین کی سنت اور عادت رہی ہے۔ خود خاتم الانبیاء ﷺ مجاہدین کے سب سے بڑے سردار تھے اور ہر "اول میمنہ" کی قیادت خود فرماتے تھے۔ جب

میدان کارزار گرم ہوتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے دفاع کی خاطر ان کے گرد حصار باندھنے کی کوشش کرتے تو رسول ﷺ کو دشمن سے سب سے زیادہ قریب پاتے یہ ہے شارع علیہ السلام کا اسلامی غیرت و حمیت کا سبق دینا۔

رسول آخرین ﷺ کے کل غزوات کی تعداد ۲۷ ہے وہ جنگیں جن میں آپ ﷺ بنفس نفیس تشریف لے گئے ۹ ہیں یعنی غزوہ بدر' غزوہ احد' غزوہ مریسیع' غزوہ خندق' غزوہ بنی قریظہ' غزوہ خیبر' فتح مکہ' غزوہ حنین اور غزوہ طائف ہیں۔ مولانا ڈاکٹر عبد اللہ عزام کی اور دوسرے علماء کی رائے میں مکہ بزور شمشیر فتح ہوا تھا۔ اگر صورتحال یہ ہے کہ ۱۳ سالہ مدنی دور میں شارع علیہ السلام ۲۷ مرتبہ میدان جنگ میں نکلتے ہیں اور ۴۸ سرایا بھیجتے ہیں اب خود اندازہ لگائیں کہ اسلامی غیرت بالفاظ دیگر اسلام اور جہاد کا آپس میں کتنا تعلق ہے؟

امام حاکم اپنی مستدرک جلد دوم ص ۲۷۵ پر یوں رقمطراز ہیں امام ذہبی نے اس کی تصدیق بھی کی ہے اور اسے درست قرار دیا۔ "اسلم ابو عمران سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کے محاصرے کے دوران ایک مہاجر نے دشمن کی صفوں پر حملہ کیا اور ان کو چیرتا ہوا بہت دور چلا گیا۔ ابو ایوب انصاری ہمارے ساتھ تھے ان کے سامنے کسی نے تبصرہ کیا "القی بیدہ الی التہلکۃ" اس نے اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈال دیا۔ یہ سن کر ابو ایوب انصاری نے فرمایا کہ ہم اس آیت کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں یہ اس وقت ہم پر نازل ہوئی جب ہم رسول ﷺ کے شانہ بشانہ بے شمار جنگیں لڑنے اور غلبہ اسلام کے بعد ایک روز رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہم کچھ انصاری آپس میں باتیں کرنے لگے کہ کیا خوب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کیا۔ اہل اسلام بڑھ گئے ہم نے اس کی خاطر اپنے اہل و عیال کو جنگل میں ڈالا۔ اپنے مالوں اور اولاد کی قربانی دی۔ الحمد للہ اب جنگ ختم ہوئی اب ہم اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹیں گے بس انہی کے درمیان رہیں گے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی "وانفقوا فی سبیل اللہ والا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ" اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت و مصیبت میں نہ ڈالو۔ یعنی ہلاکت اصل میں یہ تھی کہ ہم اپنے اہل و عیال اور مال کے درمیان رہ جاتے اور جہاد ترک کر دیتے تو یہ کہ ایک شخص بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کے قلب میں جا گھسا۔ بحوالہ (دیکھنا قافلہ چھوٹ نہ جائے)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضمرہ بن العیص مریض ہونے کی وجہ سے مکہ میں مستضعفین کی زندگی بسر کر رہے تھے انہوں نے جب سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بارے میں کیا فرمایا ہے تو فوراً فرمایا مجھے آبادی سے نکال لے چلو مجھے اس آبادی سے نکال لے چلو۔ چنانچہ ایک مخصوص بستر پر اس کو مکے سے باہر لے جایا گیا اور مکہ

سے چھ کلو میٹر کے فاصلے مقام تنعیم میں ان کا انتقال ہو گیا۔

اب آپ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اسلامی غیرت و حمیت کا اندازہ لگائیں کہ ان کو مستضعفین فی الارض کی زندگی گزارنا کتنا ناگوار تھا۔

امام طبری نے ایک صاحب سے روایت کیا ہے جس نے خود حضرت بن الاسود کو حمص میں ایک تابوت کے کنارے کھڑے دیکھا تو اپنے موٹے اور بھاری جسم کے باوجود تابوت کا آرزو دے رہے ہیں پوچھا کیا خیریت؟ فرمایا جہاد کی تیاری ہے اسلامی غیرت و حمیت۔ فرمایا ہمارے پاس گھروں سے نکلنے والی آیت آچکی ہے یعنی انفروا خفافا" و ثقالا"" نکلو ہلکے ہو یا بوجھل!!!

ابتداء میں ہم تفصیلا" ذکر کر چکے ہیں۔

ابن الحجر عسقلانی تہذیب التہذیب جلد اول صفحہ ۳۰ پر رقمطراز ہیں کہ احمد بن اسحاق السلمی کہتے ہیں "مجھے یقینی طور پر پتہ ہے کہ میری اس تلوار نے تقریبا" ایک ہزار ترک مارے ہیں۔ اگر یہ بدعت نہ ہوتی تو میں وصیت کر جاتا کہ اس تلوار کو میرے ساتھ دفن کر دیا جائے۔"

المشرق فی الجملہ کے مصنف نے ص ۷۷ پر لکھا ہے کہ یہ ابو عبد اللہ بن قادوس ہیں جو اندلس عیسائیوں میں بے تحاشا قتل کی وجہ سے مشہور ہیں چنانچہ ایک بار جب ایک صلیبی کے گھوڑے نے پانی پینے سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کیا بات ہے پانی کیوں نہیں پی رہے؟ کیا پانی میں ابن قادوس کی شکل نظر آ رہی ہے؟ بات اندلس کی چھڑی تو پتہ ہے مسلمانوں کی اسلامی غیرت اور حمیت کے جذبہ کے ماند پڑنے کی وجہ سے وہاں کیا ہوا۔ یہ وہی اندلس جس کے ساحل پر اہل اسلام کے ایک نامور سپوت طارق بن زیاد نے کشتیاں جلا ڈالی تھیں جہاں آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے انتہائی کروفر کے ساتھ حکمرانی کی' جہاں کی مسجد قرطبہ آج بھی مسلمانوں کی عظمت رفتہ پر آنسو بہا رہی ہے' جہاں کی نہریں اور باغات محل اور کوٹھیاں آج بھی اپنے معماروں کو یاد کرتی ہیں۔ جہاں اذانوں کی آوازیں بلند ہوتی تھیں اب وہاں قصر حمرا پر چاند کی صلیب بلند ہو رہی ہے۔ آج توحید کے پرستار افسردہ ہیں اور تثلیث کے پجاری شاداں و فرحاں ہیں۔ آٹھ سو سال تک انتہائی شان و شوکت کے ساتھ حکومت کرنے والے ہزاروں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ آخر کیوں؟ مسلمانو! تمہاری اسلامی غیرت اور حمیت کہاں گئی آخر ایسا کیوں ہوا؟!

تو میں عرض کر رہا تھا سلف صالحین کی اسلامی غیرت کے بارے میں۔

بدر بن عمار اپنے کوڑے کی مدد سے شیر ببر مار ڈالتے تھے۔ چنانچہ متنبی نے ان کی مدح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

امعفر الليث الهزبر بسوطه
لمن ادخرت الصارم المصقولا

جس نے اپنے کوڑے سے چیرنے پھاڑنے والے شیر کو خاک و خون میں تڑپا دیا ــــ سوچنا چاہئے کہ اس نے اپنی دھار لگی تلوار کس کے لئے بچا کر رکھی ہوئی ہے۔

عمر مختار جن کے بارے میں ایک اطالوی جنرل کہتا ہے "عمر مختار بیس مہینوں میں ہماری فوج سے ۲۶۳ بار ٹکرایا۔ اور اس کے مجموعی معرکوں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچتی ہے۔ (حوالہ دیکھنا قافلہ چھوٹ نہ جائے) ص ۱۴۱)

جناب مصباح الاسلام فاروقی صاحب ڈاکٹر عبد اللہ عزام کی تالیف کی ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "یہ شیخ محمد فرغلی ہیں کہ جونہی انگریزوں کو ان کے شہر میں داخلے کی خبر ملتی ہے وہ اپنی چھاؤنیوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کروا دیتے ہیں۔

انگریزوں نے ان کو زندہ یا مردہ گرفتار کروانے کے لئے ۵ ہزار جنیہ (مصری سکہ) انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔

نہر سویز کے کنارے انگریزوں کے کشتے کے پشتے لگا دینے والے "یوسف طلعت" کو جزار الانجلیز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یعنی انگریزوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹنے والا۔

آگے لکھتے ہیں "یہ احمد شاہ مسعود کی مجلس کے ایک رکن "محمد بابا" ہیں انہوں نے اپنے گروپ کے ساتھ درہ سالانگ میں سینکڑوں روسی گاڑیاں شکار کیں۔ روسی انہیں "جنرل محمد بابا" کہتے ہیں (بحوالہ دیکھنا قافلہ مت چھوڑنا۔ ص ۲۲)

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا ہمیں اپنے سلف صالحین کی اسلامی غیرت کو بھول جانا چاہئے؟ ہمیں اپنے جلیل القدر' شجاع اور دنیا کی تاریخ اور جغرافیہ بدل کر رکھ دینے والے اکابرین کے دیئے ہوئے سبق اسلامی غیرت کو پس پشت ڈالنا چاہئے یا نہیں؟ ضمیر زندہ ہو تو جواب یقینا" یہی ہو گا کہ ہمیں ہر حال میں کفر کا استیصال کرنے کے لئے ہر آن برسرپیکار رہنا چاہئے۔

کنکاں پر ڈال دے بڑھ کر ارادوں کی کمند
پھر زمانے کو دکھا دے زور بازو ایک بار

••

درسِ قرآن

از: مولانا محمد احمد صاحب کراچی

فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا" مما قضیت ویسلموا تسلیما O

پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں' پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔

تفسیر و تشریح:

گزشتہ آیت میں ایک عام ضابطہ بیان فرمایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رسول یا پیغمبر بھی دنیا میں بھیجا وہ اسی لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس رسول کی اطاعت کی جائے اور دل و جان سے اس کے حکم کو مانا جائے۔ اس طرح ان منافقین پر زجر و توبیخ فرمائی گئی تھی کہ جو مسلمانی کا زبانی دعویٰ کرنے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرنے سے اعراض اور کنارہ کشی کرتے یا آپ کے فیصلہ سے ناخوش اور ناراض ہوتے اور دوسری جگہ سے فیصلہ تلاش اور حاصل کرنے کی کوشش کرتے حالانکہ اللہ کے نبی کی اطاعت بے چون و چرا اللہ کے حکم سے فرض ہے۔ اسی مضمون کی تائید کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور علو مرتبت کے اظہار کے لئے آگے اس آیت میں آپ کی اطاعت جو متعدد آیات قرآنیہ سے ثابت ہے اس کی واضح تشریح بیان فرمائی جاتی ہے اور بتلایا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک عند اللہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ ہر معاملہ میں اپنا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ چاہے۔ اور جو فیصلہ آپ نے فرمادیں اس کو حق جان کر دل و جان سے اس کو تسلیم کر لے اور مان لے اور دل سے اس پر راضی ہو جائے اور دل میں آپ کے فیصلہ سے کوئی تنگی اور ناگواری نہ پائے۔ جب تک یہ حالت نہ ہو اس وقت تک ایمان صحیح نہیں یعنی محض زبانی اور ظاہری اطاعت بھی ایمان کے لئے کافی نہیں بلکہ باطنا" بھی راضی ہونا اور تسلیم کامل ہونا شرط ایمان ہے چنانچہ آج کی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

فلاوربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما O

"سو قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ جو صرف زبانی ایمان ظاہر کرتے پھرتے ہیں عند اللہ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ اس کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے (اور آپ نہ ہوں تو آپ کی شریعت سے) تصفیہ کراویں۔ پھر جب آپ تصفیہ کر دیں تو آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں انکار کی تنگی نہ پاویں اور اس فیصلہ کو پورا پورا ظاہر سے اور باطن سے تسلیم کر

لیں۔

یہاں آیت میں ایمان کے لئے تین شرطیں بیان کی گئی ہیں۔

پہلی شرط ہے حتی یحکموک فیما شجر بینھم یعنی رسول اللہ ﷺ کو فیصل مانیں جب آپس میں کسی اختلاف کی نوبت آئے تو آپ کو حکم بنا کر اس قضیہ یا اختلاف کا فیصلہ کرائیں۔

دوسری شرط لا یجدوا فی انفسھم حرجا یعنی آپ کے فیصلہ سے دل میں کوئی تنگی نہ پائیں۔

تیسری شرط ہے ویسلموا تسلیما۔ یعنی اس فیصلہ کو دل و جان سے خوشی سے قبول کریں۔ آپ کے فیصلے کے خلاف زبان یا دل میں کوئی گلہ یا حرف شکایت نہ لائیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ محض زبانی اقرار سے مومن نہیں بنتا جب تک کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی طور پر بھی پیغمبر خدا ﷺ کو فیصل اور حکم نہ مانے اور آپ ﷺ کا فیصلہ دل سے قبول نہ کرے اور فیصلہ اپنے خلاف ہونے کی صورت میں کبیدہ خاطر ہو اور نہ زبان پر حرف شکایت لائیں۔ حضرات مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ اس آیت قرآنی پر عمل آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ مخصوص نہیں۔ آپ کے بعد آپ کی شریعت مطہرہ کا فیصلہ خود آپ ہی کا فیصلہ ہے۔ اس لئے یہ حکم قیامت تک اس طرح جاری ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں تو خود بلاواسطہ آپ سے رجوع کیا جائے اور آپ کے بعد آپ کی شریعت کی طرف رجوع کیا جائے جو در حقیقت آپ ہی کی طرف رجوع ہے اور پھر یہاں آیت میں جو فیما شجر کا حکم فرمایا گیا یعنی آپس کے جھگڑوں میں تو صرف معاملات اور حقوق کے جھگڑوں سے متعلق نہیں بلکہ عقائد کے نظریات کے اور دوسرے تمام اختلافی اور نزاعی مسائل کو بھی حاوی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب بھی کسی مسئلہ میں باہم اختلاف کی نوبت آئے تو باہم جھگڑتے رہنے کے بجائے دونوں فریق رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کریں۔ یعنی آپ کی شریعت مطہرہ کی طرف رجوع کرکے مسئلہ کا حل تلاش کریں اور شریعت سے فیصلہ چاہیں اور اس کو بخوشی تسلیم کرلیں خواہ کسی کے خلاف ہو یا موافق ہو۔

پھر اس آیت کا مضمون اتنا تاکیدی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بزرگ و مقدس ذات کی قسم کھا کر بیان فرماتے ہیں فلا وربک قسم ہے آپ کے رب کی قرآن پاک میں متعدد جگہ اللہ پاک نے قسمیں کھائی ہیں جن میں زیادہ تر حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی اور صرف سات مقام پر اپنی ذات کی قسم کھائی ہے جن میں ایک مقام یہی آیت میں ہے۔ قسم تاکید کے لئے ہوتی ہے اور حق تعالیٰ نے قسمیں اس لئے کھائی ہیں کہ بندوں پر حجت پوری ہو جائے اور کسی کو کوئی شک و شبہ کی بھی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اب آپ غور کیجئے کہ اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ اپنی بزرگ اور مقدس ذات کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایمان کی حدود میں نہیں آسکتا جب تک کہ تمام امور میں اللہ کے آخری پیغمبر اشرف الانبیاء و المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنا سچا حاکم نہ مان لے اور آپ کے ہر ہر حکم ہر ہر فیصلے ہر ہر سنت اور ہر ہر حدیث کو قولاً اور عملاً صرف تسلیم نہ کرنے لگے۔ دل کو اور جسم کو بالکل تابع رسول نہ بنادے۔ غرض ظاہر و باطن تمام سے کل امور میں حدیث اور ارشاد رسول کو اصل سمجھے وہی مومن ہے اور وہ بھی اس طرح کی کشادہ دلی سے تسلیم کرے۔ اپنے دل میں تنگی نہ لائے۔ اب اس میں ان سب باتوں کا رد ہو گیا کہ نہ تو احادیث کے ماننے سے انکار کریں۔ نہ انہیں ختم کرنے کی کوشش کریں۔ نہ ان کے مرتبہ کی کسی اور چیز کو سمجھیں۔ نہ ان کی تردید کریں۔ نہ ان کا مقابلہ کریں۔ نہ ان کے تسلیم کرنے میں حجت کریں۔ مگر افسوس کہ آج کل بہت سے دینی فتنوں میں سے ایک عظیم فتنہ "انکار حدیث" بھی ہے۔ جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ حدیث کو نہ مان کر قرآن کے مطالب و معنی کو جس طرح جی میں آئے توڑ مروڑ کر بیان کیا جائے اور دین سے آزادی حاصل کرلی جائے۔ حالانکہ قرآن کریم نے کم و بیش ۵۰ آیات میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و تابعداری اور اتباع کی تاکید فرمائی ہے اور پانچ مقامات میں یعنی سورہ نساء، سورہ نور، سورہ محمد، سورہ مائدہ اور سورہ تغابن ایسی ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کی بھی اطاعت علیحدہ کا حکم دیا اور فرمایا۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اطاعت کرو۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن کریم دو مجموعہ قوانین کی پابندی کی تاکید کرتا ہے ایک قرآن جو اطاعت خداوندی کا مظہر ہے۔ دوسرا سنت و احادیث نبوی جو اطاعت رسول کا آئینہ ہے۔ بہرحال کسی دینی اور دنیاوی معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے بعد چون و چرا کی گنجائش باقی نہیں رہتی جیسا کہ دوسری جگہ سورہ احزاب میں ارشاد فرمایا گیا "اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں رہتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول ان کے کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کردے تو اس میں چون و چرا کریں اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلا گمراہ ہوا۔" اور یہی مضمون احادیث میں بھی مختلف طریقوں سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہش اس دین کی تابع نہ بن جائے جو میں لایا ہوں۔ اس حدیث کی شرح میں حضرت علامہ مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ترجمان السنہ میں لکھا ہے کہ ایمان کا کمال یہ ہے کہ متابعت شریعت میں وہ لطف اور لذت محسوس ہونے لگے جو طبعی مرغوبات میں محسوس ہوتا ہے نماز کے وقت نماز اور ماہ رمضان میں روزہ اور صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی وہ خواہش ہو جو سردی میں گرم کپڑے اور گرمی میں ٹھنڈک حاصل کرنے کی ہوتی ہے۔ اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ نفس اپنی سرشت چھوڑ کر شریعت کے تابع ہو جائے۔ اسی کا نام نفس مطمئنہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جب نفس میں یہ ذوق پیدا ہو جائے گا تو بلا تکلف شریعت پر دائمی عمل میسر آجائے گا اور اس وقت وہ ایمان حاصل ہوگا جو ہمیشہ تک زوال کے خطرے سے مامون ہوگا۔ شریعت میں اسی کو ایمان کامل کہا جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی مومن نہیں ہے جب تک میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

بخاری شریف کی ایک صحیح حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری تمام امت جنت میں جائے گی مگر جو انکار کرے۔ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے۔ آپ نے جواب دیا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی اس نے مجھے نہ مانا اور میرا انکار کیا۔

اس حدیث کی شرح میں حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی نے لکھا ہے کہ انکار دو قسم پر ہے ایک یہ کہ زبان سے انکار کرے۔ ایسا منکر کافر ہے اور وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دوسرا یہ کہ زبان سے اقرار کرتا ہے مگر اپنے طرز عمل میں کھلے منکر کے مشابہ ہے۔ یہ گو اقرار کر رہا ہے مگر جب نافرمانی کرنے میں زبان سے انکار کرنے والے کے برابر ہے تو ایک نظر میں یہ بھی گویا منکر ہے لہٰذا اسے بھی ان منکرین کے ساتھ کچھ روز رہنا ہوگا۔ گو اپنے اقرار قلبی کی وجہ سے بعد میں نجات ہو جائے۔ رسول کے لائے ہوئے دین کو ماننا ایمان ہے اور رسول کی اطاعت کرنا اس قلبی ایمان کی علامت ہے۔ نافرمان اور منکر صورت میں یکساں ہیں۔

الغرض یہاں آیت میں رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت کا وجوب اور نافرمانی کا عذاب آگے اس کا نتیجہ اور واضح ہو تا بیان فرمایا جاتا ہے اور منافقین کو بتلایا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ اور اس کے رسول دیتے ہیں وہ کوئی سخت اور دشوار بھی نہیں رہتے کہ جو بجا نہ لاسکیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والوں کے درجات عظیمہ بیان فرمائے جاتے ہیں جس کا بیان اگلی آیات میں انشاء اللہ آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے۔ حق تعالیٰ ہم کو بھی ایمان کامل اور اسلام حقیقی نصیب فرمائیں۔ اور اپنی اور اپنے رسول پاک ﷺ کی اطاعت کاملہ بجا لانے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ اے اللہ ہم کو اپنے رسول پاک ﷺ کی سچی محبت عطا فرما اور آپ کی محبت کے ساتھ آپ کی عظمت اور اتباع بھی نصیب فرما۔ آمین۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین۔

مدرسین قرآن کے لئے

خوشخبری

قرآن کریم کے معلمین اساتذہ حضرات کے لئے نورانی قاعدہ بمعہ تجویدی قواعد و تعلیمی تجربات و نقشہ مخارج و نقشہ مدات اعلیٰ کاغذ اعلیٰ طباعت کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آگیا ہے جبکہ پہلے ہی سے تین گھنٹے کی دو کیسٹوں میں ٹیپ کیا جا چکا ہے لہٰذا کم سے کم مدت میں قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھنے اور پڑھانے والے شائقین حضرات موصوف نورانی قاعدہ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔

قیمت فی عدد ۱۲ روپے

(۱) مکتبہ رحیمیہ صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

مجاہدِ ملت حضرت مولینا محمد علی جالندھری رح

از حضرت مولینا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمتہ اللہ علیہ ان دو کتابوں کو ایک ساتھ شائع کرنے کے تناظر سے حضرت اقدس' مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے ذیل کا مضمون تحریر فرمایا۔ قارئین کے ذوق نظر کے لئے پیش خدمت ہے (ادارہ)

حضرت اقدس مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری (نور اللہ مرقدہ) امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ رشید' قطب العالم شاہ عبد القادر رائے پوریؒ کے مسترشد' امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری کے دست راست اور کاروان تحریک ختم نبوت کے سالار تھے' حق تعالیٰ نے ان کو بعض ایسے کمالات و صفات سے آراستہ فرمایا تھا جن میں اپنے اقران و امثال میں عدیم النظیر تھے عقل و دانش اور فہم و فراست میں اس درجہ ممتاز تھے کہ تمام ہم عصر اکابر ان کی رائے کا احترام کرتے تھے۔ زبان و بیان کا ایسا سلیقہ تھا کہ مشکل سے مشکل مسائل ایک عامی سے عامی آدمی کے ذہن نشین کرانے کی مہارت رکھتے تھے' جس موضوع پر بھی گفتگو فرماتے اس کو ایسا مدلل کرتے کہ بڑے سے بڑا مخالف بھی استدلال کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جاتا' ہمارے حضرات شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ ان کو وکیل العلماء کے خطاب سے یاد فرماتے تھے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد حکومت نے رسوائے زمانہ جسٹس منیر کی سربراہی میں ایک تحقیقی عدالت قائم کی جس کا دائرہ کار اس تحریک کے اسباب و علل کا دریافت کرنا تھا' اس عدالت کی رپورٹ "تحقیقاتی رپورٹ" فسادات پنجاب ۵۳ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس عدالت کے سامنے متعلقہ فریقوں میں سے ہر ایک نے اپنا موقف تحریری طور پر پیش کیا تھا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے دو بیان عدالت کے ریکارڈ میں داخل کرائے۔ ایک بیان میں مجلس احرار اسلام (جس کو حکومت تحریک ختم نبوت ۵۳ کا بلا شرکت غیرے ذمہ دار سمجھتی تھی) کے موقف کی وضاحت اور قادیانیت کے بارے میں اسلامی احکامات کی تشریح نہایت دل کش اور مدلل انداز میں کی گئی۔

دوسرا بیان میں قادیانیوں کے جواب کا جواب الجواب تھا اس کا پس منظر یہ ہے کہ منیر تحقیقاتی عدالت نے قادیانیوں کے لیڈر مرزا محمود سے چند اہم نوعیت کے سوال کئے تھے' اگر ان سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دئے جاتے تو قادیانیت کا سارا طلسم ہوش ربا ٹوٹ جاتا ہے اور قادیانی عقائد و عزائم کا سارا بھرم کھل جاتا مگر چونکہ قادیانی نبوت اور قادیانی تحریک تمام تر دجل و فریب اور مکاری و عیاری پر قائم ہے اس نے مرزا محمود ان سات سوالوں کے جواب میں ایسی ابلہ فریبی سے کام لیا کہ اصل حقائق عدالت کے سامنے نہ آ سکے' چنانچہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنے جواب الجواب میں قادیانی دجل و فریب سے پردہ اٹھایا' اور عدالت کے سامنے واضح کیا کہ عدالت نے مرزا محمود سے جو کچھ پوچھا تھا مرزا نے اس کا جواب نہیں دیا بلکہ تنقید و تفریریہ سے کام لے کر اصل حقائق کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مجاہد ملت کے یہ دونوں تاریخی بیان برادر محترم مولانا اللہ وسایا زید مجدہ کی کتاب "تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء" میں شائع ہوئے تو ان کی اہمیت کے پیش نظر مناسب معلوم ہوا کہ ان دونوں کو الگ بھی شائع کیا جائے۔

چنانچہ ارباب فکر و نظر کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کرتے ہوئے ہم امید کرتے ہیں کہ اہل دانش مولانا مرحوم کے ان بیانات کی مقبولیت و متانت کا وزن محسوس کریں گے۔ اور اسلام اور قادیانیت کے تصادم کو سمجھنے کے لئے اس مجلد کا بطور مطالعہ فرمائیں گے۔

حضرت مجاہد ملت ایک طرف تقریر و بیان کے بادشاہ تھے اور دوسری طرف ان ہیجان انگیز زندگی نے ان کو قلم تک پکڑنے کی مہلت نہ دی ان کی خداداد صلاحیتوں کے پیش نظر مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اس میدان کا رخ کرتے اور خامہ و قرطاس سے رشتہ جوڑتے تو ان کے دور میں ان کی ٹکر کا کوئی ادیب اور انشا پرداز مشکل ہی سے ملتا۔ قلم و قرطاس سے یک قلم لاتعلقی کے باوجود حضرت مرحوم نے دقیق علمی مضامین کو جس طرح نوک قلم سے دلوں میں اتارنے کی کامیاب کوشش کی ہے وہ بجائے خود ان کی کرامت ہے۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائیں اور ان کی قائم کردہ جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنی مرضیات کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور مجلس نے جو صدیقی مشن اپنایا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

تیغ بازی بہر صدق زندیق باش

اے مسلمان پیرو صدیق باش

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین' والحمدللہ رب العالمین

عارفی جیولرز
ARFI JEWELLERS
جوئیلرز عارفی
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات — منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34-MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

ترتیب و تحقیق:۔ مولانا محمد نذر عثمانی مبلغ ختم نبوت کراچی

خالق کائنات نے جہاں اپنی مخلوق کے جسم کی نشوونما اور حفاظت کے لئے مادی وسائل مہیا فرمائے' وہاں اشرف المخلوقات کی روحانی پاکیزگی کے لئے انبیاء و رسل کا سلسلہ جاری فرمایا کہ اس کی شان ربوبیت کا یہی تقاضا تھا۔ چونکہ خالق کائنات کے سوا ہر مخلوق کی ابتدا بھی ہے' اور انتہا بھی۔ ضروری تھا کہ اس سلسلہ نبوت کی بھی انتہا ہوتی۔ چنانچہ ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کا تاج پہنا کر اس شرف سے نوازا گیا' ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔

علم خداوندی میں قیامت تک انسانی رشد و ہدایت نے جس کامل و اکمل شریعت کی ضرورت تھی۔ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی۔ ارشاد خداوندی ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔

امت مسلمہ اپنی چہار دہ صد سالہ تاریخ میں بہت سے اندرونی و بیرونی مسائل سے دوچار ہوئی۔ مادی' روحانی' عملی' علمی طور پر ملت اسلامیہ کو سینکڑوں حوادث سے گزرنا پڑا لیکن کسی دور میں امت محمدیہ کے لئے ختم نبوت و اجرا نبوت کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ مدعی نبوت کے کفر پر امت مسلمہ اپنی تاریخ میں ہمیشہ متحد و متفق رہی۔ لیکن شومئی قسمت کہ چودھویں صدی میں انگریز کے سایہ تلے مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ اس نے کہا اور برملا کہا کہ میرا وجود محمد رسول اللہ کی بعثت ثانی ہے اور یہ بعثت پہلی بعثت سے کامل و اکمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کا چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں۔ نعوذ باللہ۔ ذیل میں قادیانیوں کی کتب سے ان کے عقائد درج کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقائد

"میں نے (مرزا غلام احمد) خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے یہ یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ روحانی خزائن جلد ۵)

"وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔"

(سراج منیر ص ۵۵ روحانی خزائن جلد ۱۲)

اور دوسری جگہ باری تعالیٰ کے بارے میں گمراہ کن عقیدہ یہ ہے۔

بایعنی ربی۔

"مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔"

(روحانی خزائن ص ۲۲۷ ج ۱۸)

اور اسی صفحہ پر یہ بھی ہے۔

انت منی بمنزلۃ اولادی۔

یعنی۔ "باری تعالیٰ نے مرزا کو الہام کیا تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد"

"خدا شیرنی کی طرح ہے جس کا کوئی بچہ اٹھالے جائے اس پر جھپٹتا ہے۔"

(روحانی خزائن و ملفوظات ص ۲۰۰ ج ۲)

"قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ' بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔"

(توضیح مرام روحانی خزائن ص ۹۰ ج ۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قادیانی عقائد

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی غلطیاں ہوئیں اور پیشگوئیوں کی نسبت آنحضورؐ نے خود اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن ص ۳۰۷ ج ۳)

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ روحانی خزائن ص ۲۰۷ ج ۱۸)

"یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔"

(حقیقت النبوت ص ۲۸۸)

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی ملی ہوتی ہے۔"

(الفضل مکتوب مرزا ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

"میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔"

(فتاویٰ احمدیہ ص ۱۵۱ ج ۱)

"جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہ ہی پہچانا۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰)

"میرے دس لاکھ نشان ہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

"معجزہ اور نشان ایک ہوتا ہے۔"

(نصرۃ الحق ص ۲۷)

مسلمانوں کے بارے میں قادیانی رائے

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا اور یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں اولٰئک ھم الکافرون فرمایا ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن ص ۷ ج ۵ میں مسلمانوں کے بارے میں مرزا قادیانی ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ۔

"جو مسلمان ہیں وہ میری بات کی تصدیق کرتے ہیں اور جو میری بات کی تصدیق نہیں کرتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔"

اور دوسری جگہ یوں ہے کہ۔

"اگر آپ کو نبی نہ مانا جائے تو ایک خطرناک نقص پیدا ہو جاتا ہے جو انسان کو کافر بنانے کے لئے کافی ہے۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۵۴)

"ہر ایک شخص جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں داخل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔"

(تشحیذ الاذہان ص ۱۴۰ ج ۶)

"سارے جہان کے مسلمان کافر ہیں' ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔"

(انوار خلافت ص ۹۰)

قادیانیوں کے ان گمراہ کن عقائد کو پڑھنے کے بعد

مسلمانوں کی دلی کیفیت کیا ہوتی ہوگی' اس کا اندازہ آپ عبارت پڑھ کر لگا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر انبیاء کرام' صحابہ کرام' شعائر اسلام کے متعلق انتہائی دل آزار' اشتعال انگیز تحریریں اختصار کی وجہ سے یہاں پر احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتیں۔ تاریخ اسلام کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو اب تک جتنے فتنوں سے واسطہ پڑا' ان میں سب سے بدترین فتنہ "فتنہ قادیانیت" ہے۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے علماء مشائخ اور مسلمان عوام نے بھرپور کوششیں کیں اور ایک بین الاقوامی جماعت تشکیل دی' جس کا نام "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" مقرر ہوا۔ قیام پاکستان سے قبل جن بے شمار علماء حق نے اس محاذ پر خلوص جدوجہد کی ان میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف' مولانا حبیب الرحمٰنؒ لدھیانوی' مولانا مرتضیٰ حسنؒ چاند پوری' مولانا محمد علیؒ مونگیری' مولانا ثناء اللہؒ امرتسری' مولانا سید محمد انور شاہؒ کشمیری اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اسماء گرامی شامل ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کا گروہ پاکستان منتقل ہوگیا اور ربوہ کو اپنا مرکز قرار دیا۔ حکومت کے کلیدی عہدوں پر قادیانیوں یا قادیانی نوازوں کا قبضہ تھا۔ ارباب اقتدار کی اکثریت دین سے دور اور فتنہ قادیانیت سے قطعی ناواقف تھی اور دیگر حالات بھی اس قسم کے تھے جن کو قادیانیوں نے اپنے حق میں سمجھا اور یہ خیال کرلیا کہ اب ان کا راستہ روکنے کے لئے اور ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جدوجہد کرنے کے لئے کوئی ان کے مقابل نہیں آئے گا۔ وہ یہ بھول گئے کہ حفاظت دین کے لئے رجال کارپیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء قادیانیوں کے عزائم سے بے خبر نہیں تھے چنانچہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد کرنے کی خاطر لائحہ عمل مرتب کرنے لگے۔ اور پھر نئے سرے سے کام کا آغاز کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور میں اس بات کی وضاحت کردی گئی تھی کہ مجلس کے کام کا واحد مقصد عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور امت مسلمہ کو ارتداد خصوصاً فتنہ قادیانیت سے بچانے کی جدوجہد کرنا ہے اس لئے اس جماعت کا مروجہ ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت کو اپنے قیام سے اب تک پاکستان کے اکابر علماء کرام کی سرپرستی اور معاونت کا شرف حاصل رہا ہے۔

امارت اول کے فرائض خود امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے سنبھالے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے تربیت یافتہ اور تبلیغ اسلام میں آپ کے دست راست مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے امارت ثانی کو قبول فرمایا۔ آں مرحوم و مغفور کے بعد امارت ثالث حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے سپرد ہوئی اور ان کے بعد تردید مرزائیت کے عالمی مناظر مولانا لال حسین اختر و فاتح قادیان مولانا محمد حیات اور محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ یکے بعد دیگرے' عالمی مجلس کے امیر منتخب ہوئے۔ حضرت علامہ بنوریؒ کی وفات کے بعد اب حضرت خواجہ خان محمد دام فیوضہم سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں امیر مرکزیہ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نائب امیر مرکزیہ منتخب ہوئے ہیں جبکہ مرکزی ناظم اعلیٰ مظہر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ہیں۔

قادیانی غیر مسلم اقلیت

قادیانیوں کے بارے میں پاکستان قومی اسمبلی کے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ نے قادیانیت کو موت و حیات کی کشاکش میں ڈال دیا۔ ہزاروں سعادت مند افراد قادیانی ارتداد پر لعنت بھیج کر حلقہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے' جس سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ انہوں نے زندگی اور موت کی آخری جنگ لڑنے کے لئے اپنی پوری قوت اور اثاثہ جھونک دینے کا فیصلہ کیا۔ ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرکے مرزائیوں کے کفر کو سرعام ننگا کردیا۔ اسی آرڈیننس کے دباؤ کی وجہ سے مرزا طاہر ربوہ سے فرار ہوکر لندن اپنے پرانے آقا کے پاس جائے پناہ تلاش کی۔ ادھر بیرونی ممالک میں تحریک ارتداد کی کارروائیاں جب بڑھنے لگیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی لندن میں ایک چرچ خرید کر ختم نبوت کا پیغام یورپی ممالک میں ہر خاص و عام تک پہنچانے کا انتظام کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر تحفظ ختم نبوت کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کیا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ ان حالات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام بجائے سمٹنے کے اور بھی پھیل گیا اور اس کی ذمہ داریوں میں کمی آنے کے بجائے کئی گنا اضافہ ہوگیا۔ پہلے جہاں ہزاروں روپے اس کے اخراجات کے لئے کافی تھے' وہاں اب لاکھوں کی ضرورت ہونے لگی۔ ملکی سطح پر عالمی مجلس کے ضلعی طور پر دفاتر موجود ہیں' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی' دفتر ختم نبوت آٹو بھان روڈ حیدر آباد' دفتر ختم نبوت مرکزی مسجد ننڈو آدم' دفتر ختم نبوت پنوں عاقل' دفتر ختم نبوت جیکب آباد' دفتر ختم نبوت کسری شہر' دفتر ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ سکھر' دفتر ختم نبوت رحیم یار خان' دفتر ختم نبوت غلہ منڈی بہاولپور' دفتر ختم نبوت مین بازار بہاولنگر' دفتر ختم نبوت ربوہ صدیق آباد' دفتر ختم نبوت ریلوے روڈ فیصل آباد' دفتر ختم نبوت مسجد سلطان جھنگ' دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا' دفتر ختم نبوت سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ' دفتر ختم نبوت ریلوے اسٹیشن پسرور' دفتر ختم نبوت گجرات' دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن لاہور دہلی گیٹ بالمقابل شاہ محمد غوث دفتر ختم نبوت لاہور' دفتر ختم نبوت ٹی چوک راولپنڈی' دفتر ختم نبوت نزد لال مسجد اسلام آباد' دفتر ختم نبوت کشمیری بازار ڈیرہ اسماعیل خان' دفتر ختم نبوت مین بازار ڈیرہ غازی خان' دفتر ختم نبوت چوک پرمٹ ضلع مظفر گڑھ' دفتر ختم نبوت آرٹ روڈ کوئٹہ' دفتر ختم نبوت تربت مکران' مرکزی دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان قابل ذکر ہیں۔ مرکزی مجلس پورے ملک کے دفاتر اور تبلیغی نظام کو کنٹرول کرتی ہے۔ اس وقت پچاس سے زائد تربیت یافتہ علماء کرام عالمی مجلس سے وابستہ ہوکر ملک بھر میں تردید مرزائیت اور تحفظ ختم نبوت کا عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کے ماہوار وظیفہ اور سفر خرچ الاؤنس اور اخراجات جماعت کے ذمہ ہیں۔ اس کے علاوہ ملک بھر کے دفاتر میں علماء کے علاوہ تربیت یافتہ ملازمین کا عملہ بھی موجود ہے۔ مجلس کے شعبہ تبلیغ میں تالیف و تصنیف کے علاوہ لٹریچر وغیرہ کا الگ شعبہ ہے جس میں لاکھوں روپیہ کا لٹریچر چھپ کر مفت تقسیم ہوتا ہے۔ جہاں کہیں اندرون یا بیرون ملک ضرورت پڑے مجلس کے اخراجات پر ارسال کیا جاتا ہے۔ اس لٹریچر میں عربی' انگریزی' اردو' سندھی زبانوں میں کتابیں شامل ہیں' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

رئیس قادیان' خاتم النبیین' تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء' اسلام اور قادیانیت' موقف ملت اسلامیہ عربی انگریزی' تذکرہ مجاہدین ختم نبوت' تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء' قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت' احتساب قادیانیت اور تحفہ قادیانیت قابل ذکر ہیں۔ انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت کراچی' ہفت روزہ لولاک مجلس کے دو ترجمان رسالے ہیں' ملک اور بیرونی ممالک قیام پذیر مسلمانوں کے پاس عرصہ بارہ سال سے پہنچ رہے ہیں۔ یہ پرچے عقیدۂ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے دینی عقائد و اعمال کے سلسلہ میں بیش قیمت مضامین کے علاوہ قادیانیت کے جھوٹ کا پول کھولنے میں مصروف ہیں اور ان کے سیاسی عزائم ببانگ دہل عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جماعت کے زیر انتظام شعبہ ہائے تعلیم القرآن کے ڈیڑھ درجن کے قریب مدارس ملک اور بیرون ملک چل رہے ہیں' جن میں تعلیم القرآن پرانی نمائش کراچی' تعلیم القرآن آٹو بھان روڈ حیدر آباد' تعلیم القرآن معصوم شاہ مینارہ سکھر' تعلیم القرآن احمد پوری گیٹ بہاولپور' تعلیم القرآن بہاولنگر' تعلیم القرآن عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن لاہور' تعلیم القرآن لکڑ منڈی سرگودھا' تعلیم القرآن مسجد سلطان جھنگ' تعلیم القرآن محمدی مسجد ریلوے اسٹیشن ربوہ' تعلیم القرآن مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ' تعلیم القرآن جابہ ضلع خوشاب' تعلیم القرآن چوک پرمٹ تحصیل علی پور مظفر گڑھ' تعلیم القرآن حضوری باغ روڈ ملتان' تعلیم القرآن ختم نبوت سینٹر لندن قابل ذکر ہیں۔ چونکہ دینی مدارس ہی دین کے قلعے اور علم دین کے سرچشمے ہیں' اس لئے مجلس کے اکابر نے اس طرف خصوصی توجہ دی۔ ان مدارس کے جملہ اخراجات مجلس کے ہی ذمہ ہیں۔ مجلس کے وسائل نہایت محدود ہیں' چنانچہ مجلس نے وسائل کی قلت کے باوجود اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فتنہ قادیانیت کو ہر مقام پر ذلیل و رسوا کیا۔ اس کے علاوہ مجلس کے مبلغین نے انگلینڈ' جرمنی' آسٹریلیا' امریکہ' الجزائر' آئرلینڈ' سعودی عرب'

متحدہ عرب امارات' بحرین' مشرقی افریقہ' سابق سوویت یونین (نو مسلم آزاد ریاستیں) اور بنگلہ دیش کے دورے کئے اور وہاں کے مسلمانوں کو قادیانی دجل و فریب سے آگاہ کیا۔ مجلس کا کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں بلکہ یہ سارا کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ان تمام حضرات کے تعاون سے جن کو تحفظ ختم نبوت کے نام سے ذرا بھی دلچسپی ہو' ہو رہا ہے اہل خیر حضرات کی طرف سے جو عطیات' زکوٰۃ' صدقات اور قربانی کی کھالوں کے ذریعے امداد مجلس کے بیت المال میں جمع ہوتی ہے' اس کو صحیح مصرف میں خرچ کرنے کے سلسلہ میں انتہائی درجہ کی احتیاط کی جاتی ہے۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! آج محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم تاج و تخت ختم نبوت کی پاسبانی و نگہبانی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ ملت اسلامیہ کے مشائخ عظام اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں کو قادیانیوں کے خلاف جہاد کا حکم دیجئے اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کی یاد تازہ کیجئے۔ ملت اسلامیہ کے نوجوانو! اپنی لٹکتی ہوئی جوانیاں تحفظ ناموس رسالت' کے لئے وقف کردو۔ اہل دولت و ثروت کا فرض ہے کہ اپنے مال کا ایک حصہ تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیں۔ اہل قلم حضرات فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے قلم سے تلوار کا کام لیں۔ مقررین حضرات اپنی شعلہ نوائیاں اپنی فصاحت و بلاغت' اپنا علم و عرفان تحفظ ختم نبوت کے لئے مختص کردیں۔

طلبہ کو چاہئے کہ نئی نسل کو قادیانیت کے زہر سے محفوظ رکھنے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ختم نبوت کے ذی شان موضوع پر لیکچرز کا اہتمام کریں تاکہ ہماری نئی نسل زیور تعلیم ختم نبوت سے آراستہ ہوسکے اور مجاہدین ختم نبوت کی ایک فوج ان اداروں سے تیار ہو کر نکلے۔ اسی طرح ان کا یہ بھی فرض ہے کہ اگر قادیانیوں کی طرف سے کالج میں نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا سلسلہ ہو تو اس کا سدباب کریں اور ایسے نوجوان جو غلط فہمی کی بنا پر قادیانیوں کے جال میں پھنس گئے ہوں' ان کو اس گمراہی سے نجات دلانے کی کوشش کی جائے۔ وکلاء کا فرض ہے کہ عدالت کے ایوانوں میں ختم نبوت کا ڈنکا بجادیں۔ علماء کا فرض ہے کہ ملت اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کریں تاکہ قادیانی کوئی رخنہ ڈال کر امت مسلمہ کی صفوں میں کوئی انتشار پیدا کرکے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل نہ کرسکیں۔ عوام الناس کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا معاشرتی' معاشی' سماجی بائیکاٹ کرکے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں تاکہ حشر کے میدان میں آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوسکیں اور شفاعت محمدؐ کے مستحق بنیں۔

آمین بحرمت النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

شعائرِ خالقِ ارض و سماء

بابو شفقت قریشی سہام

اللہ تبارک و تعالیٰ پوری کائنات کا نور ہے جس کے ادراک کی توفیق صرف صالح اور ایماندار لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ باقی سب اندھوں کی طرح اندھیروں میں بھٹکتے پھرتے ہیں کیونکہ دل کے اندھوں کو ظاہری آنکھوں سے اس کی نشانیاں نظر نہیں آسکتیں۔ درحقیقت خالق ارض و سما کے نور کے ان گنت نشانات موجود ہیں جن کا احاطہ کرنا انسانی فہم و ادراک کے بس کی بات نہیں ہے البتہ سمجھنے کے لئے اس کی چند نشانیوں کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں کائنات فطرت میں ہر سو پھیلی پڑی ہیں جو دیکھی جا سکتی ہیں اور انسانوں کو ان سے زندگی کے ہر شعبے میں واسطہ پڑتا ہے۔ کائنات کی نشانیاں انبیاء اور رسل کی تعلیمات کی صداقت کی گواہی دے کر اس حقیقت کو عیاں کرتی ہیں جس کی طرف خالق کائنات کی نشانیاں اشارے کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا پھر اس کا اسی کے اندر سے جوڑا نکالا۔ سب انسانوں کی تخلیق ایک ماں باپ یعنی حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ سے فرما کر دونوں کے درمیان محبت اور پیار رکھا اور اپنی قدرت سے اس کو اتنا پھیلایا کہ پوری زمین پر اس کی ذریت چھا گئی۔ انسانوں کی زبانیں' رنگ اور رہن سہن کے طریقے مختلف رکھے ایک علاقے کا شخص دوسرے علاقے میں جاکر اجنبی بن گیا زبان اور بولی الگ رکھنے کا مقصد یہ تھا کہ اس کی پہچان ہو سکے۔ آج تک کتنے انسان پیدا فرمائے گئے ان تعداد کا علم صرف پیدا کرنے والے کو ہے۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ ہر شخص شکل و صورت بول چال' چلنے پھرنے' لب و لہجے میں دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا ترقی کی راہ پر گامزن نظر آتی ہے۔ نئی نئی صورتیں' بولنے کے نئے نئے انداز دیکھنے کو ملتے ہیں لیکن خالق کے خزانے میں آج تک کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ یہی عظیم الشان نشان انسان کو حیرت زدہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

تلاش حق کے لئے دور جاکر کسی نشانی کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ دل کی آنکھیں کھول کر صرف زمین پر پھیلی ہوئی بے حساب نشانیوں کی طرف ہی اگر غور کرلیا جائے تو نظام کائنات کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ بجلی کی چمک جس سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے اور مسافروں کو اندھیرے میں راستہ بھی دکھائی دیتا ہے آسمان سے بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کرنا۔ زمین و آسمان کی پیدائش اور ان کو اپنے حکم کے تابع رکھنا۔ نیند سے انسانوں کی تھکاوٹ دور کرکے تر و تازہ کرنا اور آرام و سکون عطا کرنا۔ انسانوں کے رنگوں اور زبانوں میں اختلاف۔ مردوں اور عورتوں کا جوڑا بنا کر ان کے درمیان محبت و پیار کا رشتہ قائم کرکے ان کو سکون عطا کرنا۔ انسان کی مٹی سے تخلیق اور پھر اس کی افزائش نسل وغیرہ تمام امور سے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ بجلی کی کڑک اور چمک سے لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں کہ کہیں ان پر گر نہ پڑے۔ بارش کم ہو یا بالکل نہ ہو تو دعائیں مانگی جاتی ہیں اگر زیادہ ہو جائے تو سیلابوں اور فصلوں کے تباہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ زمین و آسمان کی بقاء و قیام صرف اللہ کے حکم کے تابع ہے کیا مجال کہ کوئی اپنے مرکز ثقل سے ذرہ برابر ہٹ جائے یا ایک دوسرے پر گر کر نظام کائنات کو ملیا میٹ کردے۔ زمین و آسمان اس کے حکم سے قائم رہیں گے جب تک وہ چاہے گا یعنی جب تک ان کی میعاد پوری نہیں ہو جاتی وہ قائم رہیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "کیا انہوں نے کبھی اس آسمان و زمین کو نہیں دیکھا جو انہیں آگے اور پیچھے سے گھیرے ہوئے ہیں ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرا دیں درحقیقت اس میں ایک نشانی ہے ہر اس بندے کے لئے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے (سورہ سبا۔۹) یہ زمین آسمان اور یہ نظام اتفاقاً" نہیں بنا بلکہ بنایا گیا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس پر دلالت کر رہی ہے کہ اس کو ایک قادر مطلق ہستی نے اپنی خاص حکمت کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ پورے نظام کائنات کو دیدۂ بینا سے دیکھنے کی ضرورت ہے زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے تھام رکھا ہے۔ نظام کائنات اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جس خالق و مالک نے اس کو قائم کیا ہے وہ جب چاہے منتشر مردہ جسموں کو اکٹھا کر کے ان میں جان ڈال سکتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے ترجمہ "اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی روز بعد (زمین میں) تم آدمی بن کر پھیلے ہوئے پھرتے ہو" (سورہ روم۔۲۰) اسی سورہ کی آیت نمبر ۲۳ میں ارشاد ہے ترجمہ "اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا' لیٹنا رات میں اور دن میں اور اس کے فضل کو تمہارا تلاش کرنا یقیناً" اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں" انسان اپنے فن و ہنر میں کتنی ہی ترقی کرکے محفوظ ترین کشتی یا جہاز تیار کرے لیکن جب سمندر کی ہولناک طاقتوں اور سمندری طوفانوں سے واسطہ پڑتا ہے تو اس کی تمام تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں ایسے

وقت کتنا ہی بچھڑا ہوا انسان کیوں نہ ہو اس وقت اسی خالق و مالک کو یاد کرتا ہے جو خشکیوں اور سمندروں کے نظام کو چلانے والا ہے اور اسی کے فضل سے کشتی یا جہاز کنارے لگ سکتا ہے اللہ کی نشانیاں ایسے موقعوں پر ہی دیکھی جاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے۔ درحقیقت اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو" (سورہ لقمان:۳۱) درحقیقت اللہ کی نشانیاں ان کو نظر آ سکتی ہیں جو صبار یعنی صبر کرنے والے شکور یعنی شکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ بے صبروں اور ناشکروں کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور اس کی نشانیوں کی حقیقت کو پا جانے والے صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے تاحیات ثابت قدم رہتے ہیں۔ عقیدہ توحید پر قائم رہ کر ہر اچھے اور برے وقت میں اس کا شکر ادا کرتے ہیں اس کی ہر نعمت کی قدر کرتے ہیں۔

حقیقی نجات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے

حکیم و ڈاکٹر محمد عمران خان یوسف زئی

معزز قارئین کرام! میں پیش نظر مضمون کی تصنیف کے مقصد کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں آج کل ہمارے ملک میں جو سیاسی و مذہبی انتشار پھیلا ہوا ہے (جس کے ذمہ دار ہم خود ہیں) اس سے جو نقصان ہم کو اور ہمارے ملک کو پہنچ رہا ہے اس کا شاید ہی کسی کو احساس ہو۔ ہماری اس غفلت سے ہمارے دین و ملک کو جو خطرات لاحق ہو گئے ہیں اس کا ہمیں پوری طرح اندازہ نہیں ہے۔ ہماری اس باہمی کشمکش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمن ہمارے خلاف ہمارے ہی ملک میں سرگرم عمل ہے۔ جن میں ایک عیسائی مشنری ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان جو کہ صرف قرآن کے نام پر وجود میں آیا تھا میں اپنے مذہب کا پرچار کرنے میں مصروف ہے اور زور و شور سے مسلمانوں کو عیسائی مذہب کی تبلیغ کی جا رہی ہے۔

اس سلسلے میں عیسائی کلیسا نے بے انتہا دولت مختص کی ہوئی ہے جس سے زیر زمین بہت وسیع پیمانہ پر کام ہو رہا ہے اور کئی ایک پادری اس مشن کی تکمیل کے لئے ایشیائی ممالک بھیجے جا چکے ہیں اور سب سے زیادہ کام پاکستان میں ہو رہا ہے۔

یہ عیسائی پادری بے تحاشا مسلمانوں کو تبلیغ کر کے عیسائی بنا رہے ہیں اور ہم مسلمان خواب و خرگوش کے مزے لے رہے ہیں ہمارے لئے بہت بڑا خطرہ ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں کے کانوں میں جوں رینگتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ اس طرف توجہ ہی نہیں۔

پیش نظر مضمون بھی ایک پادری کی مجھے تبلیغ کرنے کا ردعمل ہے۔ لیکن چونکہ بحمد اللہ ایمان پختہ تھا اور اللہ کی مدد شامل حال تھی اس وجہ سے بھٹکنے کے بجائے ان کے خلاف آواز اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ میں نے عیسائی کلیساؤں میں جا کر باقاعدہ ان کے مذہب کی تعلیم حاصل کی۔ اور عیسائی مذہب کے بنیادی عقائد معلوم کئے۔ اللہ نے میری پوری پوری مدد کی اور مجھے کامیابی سے ہمکنار کیا۔

اس مضمون کے لکھنے کے دوران میں نے متعدد علماء دین سے ملاقاتیں کیں چنانچہ میں حضرت مولانا جسٹس تقی عثمانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے مضمون کا مسودہ پیش کیا۔ حضرت نے سرسری مگر تحقیقی نظر سے دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ کتاب کس حیثیت کی حامل ہے لہذا بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کامیابی کے لئے بہت دعائیں دیں جس سے میری ہمت افزائی ہوئی۔ اس کے بعد اس مضمون کی تصحیح و تصدیق کے لئے متعدد علماء و مشائخ سے رابطہ کیا جن میں حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی حضرت مولانا مفتی ہارون مطیع اللہ صاحب مولانا فقیہ اللہ صاحب حکیم ایم اے حلیم نعمانی (سابق ایڈیٹر اخبار خواتین) ڈاکٹر فرزند حسین صاحب اور مولانا سعید احمد جلالپوری (مبلغ ختم نبوت) شامل ہیں۔

عیسائیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ پیش کرنے سے قبل میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اجمالی طور پر یہ بتا دوں کہ خود عیسائی محققین اور ان کے پادری صاحبان اپنے مذہب کے سچے اور صحیح ہونے کے بارے میں کس حد تک مخلص ہیں اور اس کے متعلق ان کی خود کیا رائے ہے؟

قارئین کرام! عیسائی حضرات دعویٰ کرتے ہیں کہ دنیا کی تیس فیصد آبادی عیسائیت کی پیروکار ہے اور وہ اس طرح اعداد و شمار کے لحاظ سے عیسائیت کو دنیا کا سب سے بڑا مذہب قرار دیتے ہیں۔

عیسائیت میں سب سے نمایاں عقیدہ تثلیث (TRINTY) تین خدا یعنی باپ "بیٹا" روح القدس ہے۔ بعد میں رومن کیتھولک عیسائی فرقے نے مریمؑ کو بھی شامل کر لیا تھا۔ حقیقتاً بنیادی طور پر عیسائیوں میں یہ عقیدہ نہیں تھا بلکہ ۶۰ء میں یونان کے ایک یہودی سینٹ پال نے جس کا اصل نام "ساؤل" تھا جو یونان کے ایک مقام "ترسوس" کا رہنے والا تھا۔ عیسائی مذہب میں شامل ہوا۔ چونکہ پڑھا لکھا آدمی تھا اور ساتھ میں چالاک بھی اس لئے لوگ اسے عیسائی عالم سمجھنے لگے۔ اس نے لوگوں کی بڑھتی ہوئی عقیدت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات میں بہت حد تک تبدیلیاں کیں۔ اب اس نے اللہ تعالیٰ + مسیح + روح القدس کو ملا کر ایک خدا ہونے کی تبلیغ شروع کر دی اور اس عقیدہ کا نام تثلیث رکھا۔ اس کے بعد اس نے کفارہ کا اعلان کیا کہ عیسیٰؑ کا خون ان کی امت کا کفارہ ہے۔ اس بات سے عیسائی بہت خوش ہوئے کہ اس طرح انہیں عمل کرنے کی مشقت سے نجات حاصل ہو گئی کہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ عیسائی ہر شعبے میں تو تحقیق کرتے رہے ہیں لیکن اپنے پیغمبر کی زندگی کے بہت سے حصے آج تک مصدقہ طور پر پیش نہ کر سکے اور نہ ہی حضرت یسوع مسیح کی بر س بارس کی زندگی سے پردہ اٹھا سکے۔

بائبل جسے عیسائی الہامی کتاب کہتے ہیں اس کے بارے میں خود عیسائی علماء کا کہنا ہے کہ مختلف انجیلوں کے نسخے مطالعہ کرنے کے بعد انہیں دس ہزار اختلافات پائے گئے ہیں۔ کچھ محققین نے اس سے بھی زیادہ اختلافات موجود ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

بعد میں ایک کونسل ترتیب دی گئی جس نے بڑی بحث و تمحیص کے بعد چار انجیلوں کو مصدقہ قرار دیا ہے اور اس پورے مجموعے کا نام عہد جدید رکھا۔ اس کے بعد اس میں بارہ آیات کا اضافہ کیا گیا جس میں حضرت یسوع مسیح کے دوبارہ زندہ ہونے اور آسمان پر چلے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

انجیل کی تدوین کا کام حضرت یسوع مسیح کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے شاگردوں نے طویل عرصے کے بعد شروع کیا جس میں ان کی تعلیمات اور سوانح عمری بھی تھی اس کو انجیل کا نام دیا گیا جبکہ قرآن مجید اپنی اصل زبان عربی میں آج تک من و عن اسی طرح محفوظ ہے جیسا کہ وہ نازل ہوا تھا اور جس کی تکمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی عمل میں آ چکی تھی اور دنیا بھر کے محققین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ قدیم ترین اور آج کے دور کے نسخوں میں ایک لفظ کا بھی فرق نہیں ہے۔ پھر یہ کہ خود حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم کو بتا دیا تھا کہ میرے بعد ایک پیغمبر تشریف لائیں گے جو دین کو مکمل کریں گے۔ یوحنا میں اب بھی حضرت عیسیٰؑ کا یہ فرمان درج ہے کہ وہ پیغمبر تمہیں نہ صرف وہ باتیں یاد دلائے گا جو میں نے تمہیں بتائی ہیں بلکہ اور بہت سی باتیں سکھائے گا۔

اسی طرح اس کتاب میں ایک اور جگہ پر یہ قول بھی درج ہے کہ میرا کلام نامکمل ہے اور اس کو مکمل کرے گا۔ ان باتوں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت

محمد ﷺ نے جو دین پیش کیا ہے وہ ہر طرح سے مکمل ہے اور دنیا والوں کے لئے خدا کا آخری پیغام ہے۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں تکمیل دین کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم (الاٰیۃ) ترجمہ :۔ آج کے دن تمہارے لئے میں نے دین کو مکمل کر دیا۔

اشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ

ترجمہ :۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

یہ وہ شہادت ہیں جو کہ فرشتوں اور ملائکہ نے اس وقت ادا کئے جب واقعہ معراج میں اللہ رب العزت اور آپ ﷺ ہم کلام تھے۔ اس وقت فرشتوں نے یہ گواہی دی تھی اور آپ ﷺ کو یہ گواہی اتنی پسند آئی کہ اس گواہی کو ہر مومن مسلمان مرد و عورت کو نماز میں پڑھنا لازم قرار دیا۔

ایک ذی فہم کے لئے ان دو جملوں میں پوری کائنات کی حقیقت کو واضح کر دیا گیا اور نا سمجھ کے لئے اللہ رب العزت کے روشن دلائل بھی ناکافی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

صم بکم عمی فھم لایرجعون ○

ترجمہ :۔ بہرے، گونگے، اندھے کہ وہ (کسی تدبیر سے بھی) راہ راست پر نہیں آتے۔

لیکن پھر بھی ہر دور کے علماء اور عقل سلیم رکھنے والے لوگوں نے مختلف طریقوں سے بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اہل ایمان کے لئے اللہ کا حکم یہی ہے کہ وہ اپنی جستجو کے مطابق میرا پیغام بندوں تک پہنچاتے رہیں اور ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔

اصل موضوع شروع کرنے سے پہلے ----- قرآن کی سچائی کو بیان کرنا زیادہ ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس طرح آنے والے ------ مسائل پر بطریق احسن روشنی ڈال سکوں گا۔

قرآن مجید میں تحریف ممکن ہے؟

اس کے لئے سب سے پہلے قرآن مجید سے ہی ثابت کرنا ہو گا چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرما رہے ہیں۔

انانحن نزلنا الذکر وانالہ لحافظون۔

ترجمہ :۔ ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم اس کے محافظ ہیں۔

پارہ نمبر ۱۴ سورۃ الحجر آیت نمبر ۹

صاحب تفسیر مظہری اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ "ہم اس کے محافظ ہیں اور اس قرآن کو ہر قسم کی کمی و زیادتی و خلل اور تحریف سے حفاظت کرنے والے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلانِ داخلہ

مدرسہ عربیہ اشاعتُ الاسلام میں

درجہ اعدادیہ اولیٰ میں مسافر طلبہ کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے

نیز درجہ حفظ و شعبہ قرأت و تجوید میں داخلے جاری ہیں۔

مسافر و مستحق طلبہ کو خوراک و معقول رہائش کے علاوہ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں

رجوع کریں

مولانا محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ عربیہ اشاعت الاسلام بلاک ڈی عقب ٹیکنیکل سنیٹر، عیدری شمالی ناظم آباد کراچی، فون: ۶۶۳۱۴۲۷

یہ بات اس کی دلیل ہے کہ یہی قرآن منزل من اللہ ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل نہ ہوا ہوتا تو اس میں کمی و زیادتی ضرور ہوتی۔

اسی طرح اللہ رب العزت کفار کو چیلنج کر کے حکم فرما رہے ہیں

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین ○

ترجمہ :۔ اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندہ (محمد ﷺ) پر تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی۔ اور بلاؤ اس کو جو تمہارا مددگار ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۳)

دوسری جگہ ارشاد ہے :۔

ام یقولون افترٰہ (الاٰیۃ) ترجمہ :۔ کیا کہتے ہیں (یہ کفار) کہ تو (اے محمد ﷺ) بنا لایا ہے قرآن کو (اپنی طرف سے) کہہ دے تم بھی لے آؤ ایک دس سورتیں ایسی بنا کر اور بلا لو جس کو بلا سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے۔ (سورہ ھود آیت ۱۳)

ایک اور جگہ ارشاد ہے :۔

قل لئن اجتمعت الانس (الاٰیۃ) ترجمہ :۔ کہہ اگر جمع ہوں آدمی اور جن اس پر کہ لائیں ایسا قرآن ہرگز نہ لائیں گے ایسا قرآن اور ...... مددگار کریں ایک ...... کی (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸)

بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ○

ترجمہ :۔ بلکہ یہ وہ قرآن مجید (مقدس) ہے جو کہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (سورہ البروج آیت ۲۲)

ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ ○

ترجمہ :۔ یہی مضامین (یعنی جو کچھ اس قرآن میں ہے) سابقہ کتابوں میں بھی ہم نے اتارے تھے۔ وہ صحیفے جو نازل کئے گئے ہیں ابراہیم پر اور موسیٰ پر۔ (سورہ اعلیٰ آیت ۱۹)

بعض منافقین نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ قرآن اصل نہیں ہے اس کے چالیس پارے تھے۔ دس پارے بکری کھا گئی۔ یہ قرآن شراب خور خلفاء کا لکھا ہوا ہے اصل قرآن امام مہدی کے پاس موجود ہے۔ لیکن ان منافقین نے قرآن کریم کے محرف ہونے کے بارے میں کسی قسم کی کوئی دلیل آج تک پیش نہیں کی جس سے ان کا بطلان صاف ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ علماء روافض کی گواہی موجود ہے۔

محمد بن علی بابویہ کی گواہی

ہمارا مقصد قرآن کی نسبت یہ ہے کہ وہ قرآن جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر نازل کیا وہ یہی قرآن ہے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں۔ البتہ اس کی سورتوں کی تعداد لوگوں کے نزدیک ...... سے ...... ایک سورۃ ...... اور سورۃ الم نشرح ...... اسی طرح سورۃ الاف اور سورۃ

کوف بھی ایک سورہ ہے اور جو شخص ہماری جانب سے یہ قول منسوب کرے کہ قرآن اس سے زائد (یعنی چالیس پارے) تو وہ جھوٹا ہے۔

سید مرتضیٰ کی تصدیق

قرآن کی صحت کا علم و یقین اس درجہ کا ہے جس طرح دنیا کے بڑے بڑے شہروں یا عظیم الشان حوادث اور مشہور واقعات یا اہل عرب کے لکھے ہوئے اشعار کا یقین۔ کیونکہ قرآن کی نقل و روایت کی جانب شدید توجہ کی گئی ہے اور اس کی حفاظت کے بکثرت اسباب موجود تھے کیونکہ قرآن نبوت کا معجزہ ہے اور علوم شرعیہ اور احکام دلیلیہ کا ماخذ ہے اور مسلمان علماء نے اس کو حفظ کرنے میں اور اس کی جانب توجہ کرنے میں انتہا کردی ہے یہاں تک کہ قرآن کی ہر ہر چیز مثلاً اس کے اعراب اور قرات حروف و آیتوں کی پوری پوری معرفت حاصل کی ہے پھر اس قدر شدید اہتمام و توجہ سے ہم کے برابر بھی یہ احتمال کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس میں تغیرو تبدل ہوا ہے۔

(اسی طرح کی اور بھی شہادتیں ہیں 'دیکھئے اعجاز عیسوی)

قرآن کی حفاظت چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے لہٰذا اس کی ہزارہا مثالیں موجود ہیں۔

تاریخ کے اوراق میں اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ کبھی کسی کے دور میں قرآن کریم کی تحریف کا کام نہیں ہوا۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کے دور میں ہی ایسا ہوا تھا کہ کفار کے قبیلے میں سے ایک شخص نے سورۃ الاف میں تحریف کی کوشش کی تھی جو کہ اتنی مضحکہ خیز تھی کہ ان کے اپنے لوگوں نے مذاق اڑایا اور اس کی تحریف کو رد کر دیا۔

اس کی ایک اور بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر صحابہ کے دور میں قرآن میں تحریف ہوئی ہوتی تو سورہ براءت (توبہ) کے شروع میں بسم اللہ ضرور لکھی جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن جیسا نازل ہوا تھا ویسا ہی ہم تک پہنچا ہے۔

قرآن کریم کے ساتھ یہ بات خاص ہے کہ اس کو با آسانی مسلمان حفظ کر لیتے ہیں۔ بخلاف دوسری کتب کے ساتھ یہ بات خاص نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اگر کبھی دنیا میں قرآن کریم کی تحریف خاکم بدہن ہوا بھی تو دنیا میں اس قدر حفاظ موجود ہیں کہ ان کے ذریعہ اس کی حفاظت ممکن ہے۔

بلکہ خود مسیحی عالم بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ پادری صدیق بھی اپنی کتاب "زاد راہ" کے صفحہ ۲۸ پر بیان کرتے ہیں "قرآن اور انجیل دو ایسی شہادتیں ہیں جن کا کوئی ذی عقل انسان انکار نہیں کر سکتا۔"

یہاں پادری صاحب نے قرآن کے بارے میں تو بات ختم کر دیا ہے البتہ انجیل کے بارے میں آگے جو بحث آرہی ہے اس کی صداقت کے بارے میں یہ بات واضح ہو جائے گی۔ ••

اپنی زندگی کو سنواریئے

از ظہر مدنی

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادات و اخلاق کو اپنایئے

تہذیب نفس اور اخلاق حمیدہ سے مزین ہونے کے لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے دل میں مبدا الخلق عظیم یعنی رسول اکرم ﷺ کی خالص محبت اور اتباع سنت کا صحیح جذبہ پیدا کرے جو دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے خالی اور جو قدم اسوۂ حسنہ کے جادۂ مستقیم سے منحرف ہے وہ کبھی سعادت کونین کی نعمت حاصل نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ اپنی جان کے سوا حضور ﷺ مجھے تمام دنیا سے محبوب ہیں۔ ارشاد ہوا عمر! میری محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب حضور میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

حضرت سرور کونین ﷺ کی بعثت کا حقیقی مقصد دنیا کو برگزیدہ اور پسندیدہ اخلاق کی تعلیم دینا تھا۔ جیسا کہ خود ارشاد فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو براہ راست اس سرچشمہ اخلاق سے سیراب ہونے کا موقع ملا تھا اس لئے اس مقدس جماعت کا ہر فرد اسلامی اخلاق کا مجسم نمونہ تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ نبوی ﷺ میں جو تقرب حاصل تھا اس کے لحاظ سے ان کو زیادہ حصہ ملا۔ وہ محاسن و محامد کی مجسم تصویر تھے ان کے آئینہ اخلاق میں خلوص' اتباع الی اللہ' اللہ' دنیا سے اجتناب' حفظ لسانی' حق پرستی' راست گوئی' تواضع اور سادگی کا عکس سب سے زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔

یہ اوصاف آپ میں ایسے راسخ تھے کہ جو شخص آپ کی صحبت میں رہتا تھا وہ بھی کم و بیش متاثر ہو کر اسی قالب میں ڈھل جاتا تھا۔ آپ کے اندر خوف خداوندی اور خشوع و خضوع کا یہ عالم تھا کہ آپ عموماً نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے تھے کہ جن میں قیامت کا ذکر یا خدا کی عظمت و جلالت کا بیان ہوتا تھا اور اس سے اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکیاں بندھ جاتی۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جب ان عذاب ربک لواقع مالہ من دافع (سورۂ طور)

"تیرے رب کا عذاب یقینی ہو کر رہنے والا ہے۔ اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں ہے۔" اس آیت پر پہنچے تو بہت متاثر ہوئے اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ جب آپ اس آیت پر پہنچے فاذا القوا منھا مکانا ضیقا مقرنین دعوا ھنالک ثبورا۔ اس قدر خشوع و خضوع طاری ہوا کہ اگر کوئی آپ کے حال سے ناواقف شخص دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ اسی حالت میں روح پرواز ہو جائے گی۔

آپ قیامت کے مواخذہ سے بہت ڈرتے تھے اور ہر وقت اسی کا خیال رہتا تھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے کہا کہ تم کو یہ پسند ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ... نیک عمل کئے اس کے بدلے میں دوزخ سے بچ جائیں اور عذاب و ثواب برابر ہو جائیں۔ بولے خدا کی قسم نہیں۔ ہم نے آپ کے بعد بھی روزے رکھے۔ نمازیں پڑھیں بہت سے نیک کام کئے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ ایمان لائے۔ ہم کو ان اعمال سے بڑی بڑی توقعات ہیں' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ عذاب سے بچ جائیں اور نیکی اور بدی برابر ہو جائیں۔

ایک بار راستہ میں ایک تنکا اٹھایا اور کہا کہ کاش میں بھی خس و خاشاک ہوتا۔ کاش میں پیدا ہی نہ کیا جاتا۔ کاش میری ماں مجھے نہ جنتی غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل ہر لمحہ خوف خداوندی سے لرزاں و ترساں رہتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر آسمان سے ندا آئے کہ ایک آدمی کے سوا دنیا کے جتنے ہیں تب بھی مواخذہ کا خوف زائل نہ ہوگا کہ شاید وہ بدقسمت انسان میں ہی ہوں۔

آپ کے اندر زہد و قناعت کا یہ عالم تھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قدامت اسلام اور ہجرت کے لحاظ سے بہت سے لوگوں کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب پر فوقیت حاصل ہے لیکن زہد و قناعت میں وہ سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ دینا چاہتے تو وہ عرض کرتے کہ مجھ سے زیادہ حاجت مند لوگ موجود ہیں جو اس عطیہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو لے لو پھر تمہیں اختیار ہے اپنے پاس رکھو یا کسی کو صدقہ کر

دو انسان کو اگر بے طلب مل جائے تو اسے لے لینا چاہئے"۔

حضرت عمرؓ کا بدن کبھی نرم اور ملائم کپڑے سے مس نہیں ہوا' بدن پر بار بار پیوند کا کرتہ سر پر پھٹا عمامہ اور پاؤں میں پھٹی جوتیاں ہوتی تھیں۔ اسی حالت میں وہ قیصر و کسریٰ کے سفیروں سے ملتے تھے اور وفود کو باریاب کرتے تھے۔ مسلمانوں کو شرم آتی تھی مگر اقلیم زہد و قناعت کے آگے کون زبان کھول سکتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین اب خدا نے خوشحالی عطا کی ہے۔ بادشاہوں کے سفراء اور عرب کے وفود آتے رہتے ہیں اس لئے آپ کو طرز معاشرت میں تغیر کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا افسوس تم دونوں امہات المومنین ہونے کے باوجود دنیا طلبی کی ترغیب دیتی ہو۔

عائشہؓ تم رسول اللہ ﷺ کی اس حالت کو بھول گئیں کہ تمہارے گھر میں صرف ایک کپڑا تھا جس کو دن میں بچھاتے تھے اور رات کو اوڑھتے تھے۔ حفصہؓ تم کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ تم نے فرش کو دوہرا کر کے بچھا دیا تھا اس کی نرمی کے باعث رات بھر سوتے رہے۔ بلالؓ نے اذان دی تو آنکھ کھلی اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اور حفصہؓ تم نے یہ کیا کیا کہ فرش کو دوہرا کر دیا میں صبح تک سوتا رہا مجھے دنیوی راحت سے کیا تعلق ہے اور فرش کی نرمی کی وجہ سے تم نے مجھے کیوں غافل کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ دیر تک گھر میں رہے باہر آئے تو لوگ انتظار کر رہے تھے معلوم ہوا کہ پہننے کو کپڑے نہ تھے اس لئے ان ہی کپڑوں کو دھو کر سوکھنے کو ڈال دیا تھا جب وہ خشک ہو گئے تو وہی کپڑے پہن کر نکلے۔ ●●

فرانس میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

محمد الیاس ندوی

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۸۰ء میں دنیا کی جملہ آبادی ۴ ارب ۴۳ کروڑ تھی اور اس میں مسلمان ۷۹ کروڑ کے ساتھ ۱۸ فیصد تھے۔ اس وقت ۱۹۹۲ء میں یو این او کی رپورٹ کے مطابق دنیا کی آبادی ۵ ارب ۴۸ کروڑ ہو گئی ہے اور اس میں مسلمان ۱ ارب ۲۹ کروڑ کے ساتھ ۲۳ فیصد سے بھی زائد ہیں گویا گزشتہ بارہ سال میں دنیا کی مسلم آبادی میں ۳۲ کروڑ کا اضافہ ہوا ہے اس طرح دنیا جملہ آبادی میں مسلم آبادی ہر چھ سال میں ۱ فیصد بڑھ رہی ہے۔ عالمی ماہرین آبادیات کے مطابق اگر آبادی میں اضافہ کی رفتار یہی رہی تو ۲۰۰۰ء میں دنیا کی آبادی ۶ ارب ۲۲ کروڑ اور ۲۰۲۵ء میں ۸ ارب ۴۲ کروڑ ہو جائے گی بالفاظ دیگر ۲۰۰۰ء میں مسلمان ۱ ارب ۵۵ کروڑ یعنی ۲۵ فیصد اور ۲۰۲۵ء میں ۲ ارب ۴۵ کروڑ یعنی ۲۹ فیصد ہو جائیں گے مذکورہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمی سطح پر اسلام کو مغلوب کرنے کی جس قدر سازشیں ہو رہی ہیں اسلام اسی رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے اور اتفاق سے مسلم تناسب و تعداد میں یہ اضافہ سب سے زیادہ امریکہ' فرانس اور برطانیہ ہی میں ہو رہا ہے جو اس وقت عالم اسلام کے خلاف بین الاقوامی سازش کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حتیٰ ۱۹۸۶ء فرانس کی وزارت داخلہ کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی تعداد ۲۵ لاکھ سے زائد تھی جس میں صرف الجزائر کے ۱۸ لاکھ مہاجر مسلمان تھے ان میں سے ایک بڑی تعداد کو فرانسیسی شہریت نہیں ملی تھی اس وقت ایک محتاط اندازہ کے مطابق فرانس کی جملہ ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی میں باقاعدہ فرانسیسی شہریت کے حامل ۵ فیصد یعنی ۲۸ لاکھ سے زائد ہیں۔ ۱۵ لاکھ غیر شہری مسلمان ان کے علاوہ ہیں اس طرح فرانس میں اسلام کو حالیہ دنوں میں کیتھولک عیسائیت کے بعد دوسرے بڑے مذہب کا درجہ حاصل ہو گیا ہے پروٹسٹنٹ عیسائی اور یہودی بھی مسلمانوں سے تعداد میں کم ہیں۔ اس وقت فرانس میں آباد مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد دوسرے ممالک سے نقل وطن کر کے آنے والے مہاجرین کی ہے جن میں سے اکثر مہاجرین الجزائر سے تعلق رکھتے ہیں جو ۱۹۶۲ء میں الجزائر کی آزادی کے بعد فرانس آئے ہیں اس کے بعد مراکش تیونس اور ترکی سے تعلق رکھنے والے مسلمان مہاجرین کا نمبر ہے فرانس میں اس وقت کام کرنے والے غیر ملکی مزدوروں میں ۷۰ فیصد سے زائد مسلمان ہیں اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ فرانس میں مسلمان صرف مزدوری کرتے ہیں بلکہ طب' انجینئر' سائنس اور تدریس وغیرہ مختلف شعبوں میں بھی مسلمانوں کی ایک قابل لحاظ تعداد موجود ہے۔ مزدوروں کے مسلمان ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جنگ عظیم دوم میں ہزاروں فرانسیسی کام آئے نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کے صنعتی و تجارتی شعبوں میں افرادی قوت کی کمی واقع ہو گئی حکومت نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے غیر ملکی ملازمین کو ملک میں آنے کی بہت زیادہ سہولتیں فراہم کیں ان سہولتوں سے سب سے زیادہ الجزائر تیونس مراکش اور ترکی وغیرہ کے مسلمانوں نے فائدہ اٹھایا۔

مسلم تنظیموں کی جانب سے کئے جانے والے ایک پرائیویٹ سروے کے مطابق گزشتہ چند سالوں میں فرانس میں تین لاکھ سے زائد تعلیم یافتہ لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے جنوبی فرانس میں ایک بڑی تعداد ان شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی ہے جو سمندری راستے سے فرانس آئے اور انہوں نے اپنی رہائش کے لئے حکومت کی اجازت سے باقاعدہ کئی علاقے اور شہر آباد کئے ان ہی مہاجر مسلمانوں کے بچوں کی وجہ سے فرانس کے بعد ابتدائی و ثانوی مدارس میں مسلم طالب علموں کی تعداد ۲۷ فیصد سے بھی زائد ہو گئی ہے۔ ۲۰' ۳۰ سال قبل جس ملک میں مسجدیں انگلیوں پر گنی جاتی تھیں آج وہاں ۳۰۰ سے زائد مساجد و اسلامی مراکز ہیں۔ یہ مسجدیں زیادہ تر دنیا کے خوبصورت ترین شہر پیرس میں ہیں یہ مساجد برصغیر کی طرح صرف نماز کی حد تک محدود نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے جملہ امور میں مرکز کی حیثیت رکھتی ہیں جہاں مسلمان ہر ہفتہ و ہر مہینہ جمع ہو کر ملی امور خاص کر ملک کے مسلمانوں سے متعلق مسائل پر باہمی مشورہ کرتے ہیں اسلامی تعلیمات پر مسلمانوں کے پختہ عقیدہ و یقین کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ دو سال قبل فرانس میں کچھ مسلم طالبات نے اپنے اسکولوں میں بغیر برقعہ کے جانے سے انکار کر دیا لیکن اس کی پاداش میں ان کو اسکولوں سے نکالا گیا مسلمانوں نے پورے ملک میں اس کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے بالآخر عدالت کو حکومت کے اشارے پر مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دینا پڑا اور مسلم طالبات کو پورے فرانس میں اس بات کی اجازت مل گئی کہ وہ برقعہ کے ساتھ اسکولوں میں حاضری دے سکتی ہیں اس وقت اگرچہ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے وہ کام کے اوقات میں نماز پر پابندی قبرستان کے لئے زمین کی عدم فراہمی جیسے مسائل سے دوچار ہیں لیکن ان مسائل سے وہ قانونی طور پر نپٹ رہے ہیں اور یہ سب مشکلات و ملی سرگرمیوں میں رکاوٹ نہیں بن رہی ہیں ان سب مسائل کے باوجود برابر اسلام کے پیغام کو اپنے برادران وطن تک پہنچانے کی منظم منصوبہ بند کوشش کر رہے ہیں ۱۹۸۱ء میں حکومت کی طرف سے جاری کئے گئے قانون کے مطابق چونکہ شہریوں کے شناختی کارڈ میں مذہب کی صراحت ممنوع ہے اس لئے حتمی طور پر اس وقت سالانہ حلقہ بگوش اسلام ہونے والے فرانسیسیوں کی تعداد متعین کرنا مشکل ہے لیکن ایک محتاط اندازہ کے مطابق ہر سال فرانس میں ۱۰ تا ۲۰ ہزار لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے مطالبے پر حکومت نے مسلمانوں کے لئے روزانہ ریڈیو سے خصوصی اسلامی پروگرام نشر کرنا بھی شروع کر دیا ہے جبکہ ہر ہفتہ مسلمانوں کے لئے اتوار کو ٹیلی ویژن پر بھی خصوصی مذہبی پروگرام پیش کئے جاتے تھے۔

فرانسی زبان میں ڈاکٹر حمید اللہ نے جو ایک طویل عرصہ سے فرانس میں مقیم ہیں اور اسلام کی ناقابل فراموش خاموش منظم خدمت کر رہے ہیں قرآن و حدیث کا ترجمہ کیا ہے ڈاکٹر صاحب کے علاوہ کئی مسلم فرانسیسیوں نے بھی فرانسیسی زبان میں اسلام پر کئی کتابیں شائع کی ہیں۔ غیر ممالک سے ہر سال طلباء کی ایک بڑی تعداد فرانس کی یونیورسٹیوں کا رخ کرتی ہے لیکن چونکہ وہ یہاں آنے سے قبل فرانسیسی زبان سے ناواقف ہوتے ہیں اور چند سال تعلیمی دور میں جب وہ زبان پر دسترس حاصل کر لیتے ہیں تو ان کی فراغت کا وقت قریب آ جاتا ہے اس لئے ان طلباء سے دعوتی میدان میں دوران تعلیم بہت کم فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے لیکن ایک بات ضرور ہے کہ چند سالوں قبل تک اچھے اخلاق کے حامل عرب طلباء بھی فرانس سے اپنی تعلیمی فراغت کے بعد واپسی میں اپنے وطن اخلاقی ادبار کی کے انمٹ نقوش لے جاتے تھے ان ہی عرب طلباء کے والدین کا اب کہنا ہے کہ وطن سے روانگی سے پہلے اگر ان کے بچے بداخلاق بھی ہوتے ہیں تو فرانس سے واپسی پر وہ اسلامی شکلوں اور شعائر دین کی پابندی کے ساتھ لوٹتے ہیں یہ الحمدللہ ان فرانسیسی مسلمانوں کی محنت ہی کا نتیجہ ہے جو بیک وقت غیر مسلموں میں اسلام کے پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ مسلم طلباء میں دینی حمیت اور صحیح اسلامی فکر کو رائج کرنے کے لئے کوشاں ہیں انہیں دین دار طلباء کے اخلاق متاثر ہو کر ان کے غیر مسلم فرانسیسی ساتھی بھی عربی زبان کو سیکھنے میں دلچسپی لے رہے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت اکثر فرانسیسی اسکولوں میں عربی فرانسیسی کے بعد دوسری بڑی حیثیت اختیار کر گئی ہے مسلم تنظیموں کی طرف سے بھی پرائیویٹ اسکول چل رہے ہیں۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ عربی اور دینی مضامین پر توجہ دی جاتی ہے ان ہی تنظیموں کی طرف سے حج کو جانے والے مسلمانوں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ سال کے مختلف اوقات میں مسلم طلباء کے کیمپ منعقد کئے جاتے ہیں لیکن ایک بات ضرور ہے کہ فرانس میں امریکہ و برطانیہ کے برخلاف اسلامی تنظیموں کے مابین باہمی ربط و تعلق کا فقدان ہے اگر ان مسلم تنظیموں میں باہمی ربط ہو جائے تو اسلام کی مقبولیت و قبولیت کی رفتار اور بڑھ جائے گی اور جلد ہی اسلام فرانس میں بھی ہر میدان میں عیسائیت کے مد مقابل کھڑا ہو جائے گا۔ ●●

امریکن آرمی میں ایک مسلم مذہبی رہنما کی تقرری

محمد ابراہیم ندوی

۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعہ امریکن آرمی میں مذہب اسلام کے ترجمان کی حیثیت سے کیپٹن عبدالرشید محمد کو مذہبی رہنما کے عہدہ پر فائز کر دیا گیا یہ تقرری ایک فنکشن میں عمل میں آئی جو امریکہ کے دارالسلطنت واشنگٹن میں واقع پینٹاگان کی عمارت کی تیسری منزل پر اسی غرض سے منعقد کیا گیا تھا۔

امریکہ کی اسلامک کونسل کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر عبدالرحمن عامودی کا کہنا ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی دوسرے ممالک بھی اس نقش قدم پر چلیں گے۔ اس فنکشن میں مختلف مذاہب اور فوج سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی جس میں امریکہ کے نائب وزیر دفاع بھی شامل ہیں اس کے علاوہ واشنگٹن کی بہت سی اسلامی شخصیتیں بھی شریک ہوئیں خاص بات یہ دیکھنے میں آئی کہ فنکشن ہال میں اس واقعہ کی تفصیلات فوٹو گرافی اور ٹی وی کیمروں کے ذریعہ اخذ کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر ذرائع ابلاغ نے دلچسپی لی۔

اس فنکشن کے پروگرام میں کیپٹن عبدالرشید کی تقرری اور ان کی فوجی وردی پر فوج کے شعبہ مذہب اسلام کے علامتی نشان کی رسم اجراء شامل تھی جو چاندی رنگ کے ہلال سے عبارت ہے اور جس کو مذہبی رہنماؤں کی مخصوص جاکیٹ کے کالر کے دونوں جانب لگایا جاتا ہے اس کے بعد کیپٹن عبدالرشید اور ان کی فیملی نے اس موقع پر پیش کے جانے والے تحائف قبول کئے اور اسٹیج پر آکر اپنی ڈگری کا متن حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنایا اور حمد و ثناء کے بعد اس تاریخی دن پر خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ دینی اصولوں اور اسلامی بنیادوں پر امن و سلامتی کا پیغام ساری دنیا میں عام کرنے کی حیثیت سے آج کا دن مستقبل کے لئے نشان راہ ثابت ہو گا۔ اور انہوں نے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا اور ان کے حق میں دعائیں کیں جو اس تقریب کا ذریعہ بنے اور اس کے لئے بہر صورت حصہ لیا کیونکہ یہ فوج سے منسلک تمام مسلمانوں کی ایک دلی آرزو تھی۔

بعد ازاں جناب عامودی نے ایک جذباتی تقریر کے دوران اس پروگرام کو کامیاب بنانے کی راہ میں تعاون کو

جبار کارپٹس

ڈیلرز

قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
لیونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعایت

۴۳، این آر ایونیو نزد جیدی پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6647655 - 6646888

صدقہ جاریہ قرار دیا اور کیپٹن عبد الرشید کی ذات سے امید ظاہر کی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر گامزن ہو کر دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہوں گے نیز انہوں نے شعبہ مذہبی امور کی انتظامیہ کے تمام ذمہ داروں اور ان کے تعاون کا سارے مسلمانوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ ائمہ کونسل کے چیئرمین امام کاشف نے بھی اس مبارک دن پر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ یہ سب کچھ محض خدا کے فضل و کرم سے ہوا ساتھ ہی خدائی فیصلوں کو منظر عام پر لانے کے لئے انسانی تدبیروں اور کوششوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد سورہ اخلاص کا انگریزی میں مفہوم پیش کیا جس کو اسٹیج پر موجود رفقاء نے بیک آواز دہرایا۔ اس موقع پر امریکہ کے مشہور اسلامی رہنما شیخ وارث الدین محمد کے نمائندے امام سلیم نے کیپٹن عبد الرشید کو ایک خصوصی سند پیش کی اور اس کا متن لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور ان سے اپیل کی کہ وہ اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ نبھائیں گے' اور اس کے روشن خطوط پر قائم رہ کر دینی تعلیمات کو فوج کے جوانوں میں عام کریں گے۔

واشنگٹن سے متعلق "المسلمون" کے ساتھ اپنے ایک انٹرویو میں امام عبد الرشید نے اس تاریخی دن کے بارے میں اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اعتبار سے یہ ایک اہم اور عظیم دن ہے کہ مجھے اپنے مذہب کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور مسلمانوں کی دینی اور فکری سرپرستی کے فرائض انجام دینا ہے اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ میں ایک بہت بڑی ذمہ داری قبول کر رہا ہوں جو تمام خدائی پیغاموں کا لب لباب اور خلاصہ ہے اور وہ ہے دعوت الی اللہ' شیخ عاموری نے اسی دوران قطع کلام کرتے ہوئے کہا کہ جلد ہی امریکن نیوی میں بھی ایک مذہبی رہنما کی تقرری عمل میں آئے گی' کیپٹن عبد الرشید نے اپنا طریقہ کار واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سرگرم ٹیم کا طریقہ کار میرے عقیدے کا جز ہے' پروگراموں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اجتماعی عمل اور باہمی تعاون بنیادی عنصر ہے۔ انہوں نے فوج سے منسلک غیر مسلموں کے درمیان اپنی خدمات کے سلسلے میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کا تقاضہ ہے کہ میں دوسروں کی خدمت کروں خواہ وہ غیر مسلم ہوں جب بھی انہیں میرے تعاون کی ضرورت ہو۔

عبد الرشید یونیورسٹی سطح کے ایک گریجویٹ ہیں انہوں نے امریکہ کی یونیورسٹیوں سے ڈائرکشن اینڈ سوشل ورکس میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ امریکن آرمی میں ۱۹۸۲ء۔۱۹۸۵ء کی درمیانی مدت میں کام کیا ہے۔ وہ پہلے مذہبی رہنما ہیں جن کی تقرری امریکن آرمی کی طرف سے اس عہدہ پر ہوئی ہے وہ اب تک تقرری اسٹار کیپٹن کا پروموشن حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں' شادی شدہ چھ بچوں کے باپ ہیں وہ خود اپنے عیسائی والدین کے گیارہ بچوں میں سے دسویں اولاد ہیں۔ ان کی پیدائش ۱۹۵۲ء میں نیویارک کے مقام بوفالو میں ہوئی۔

اس موقع پر فوج میں مسلم یونین میں کام کرنے والے نوجوان خوشی و مسرت سے سرشار نظر آئے خاص طور سے مصطفیٰ کاشف اور قاسم عقدہ جنہوں نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا وہ بڑی خندہ پیشانی اور حسین مسکراہٹوں کے ساتھ آنے والوں کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ شرکاء جلسہ نے امید ظاہر کی کہ یہ سلسلہ فوج سے منسلک مسلمانوں کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے مبارک آغاز ہو گا۔

واشنگٹن میں واقع معہد العلوم الاسلامیہ و العربیہ کے استاد شریعت ڈاکٹر بغدر بن سویلم نے توقع ظاہر کی کہ مسٹر عبد الرشید اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیوں اور بے بنیاد خیالات کی تردید میں کامیاب رہیں گے۔ مذکورہ معہد کے پروفیسر ڈاکٹر جعفر شیخ ادریس نے فرمایا کہ ان کو قوی امید ہے کہ مسٹر عبد الرشید امریکن آرمی کے درمیان اسلام کے تعارف اور بہت سے لوگوں کے مشرف با اسلام ہونے کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور ایک با اصول پابند شریعت مسلمان کی بلند قامت دل آویز اور سچی تصویر ہوں گے۔

●●

دوسری اور آخری قسط

اقرارِ نزولِ مسیحؑ حقانی بزبان مرزا قادیانی

تحریر:۔ مولانا عبد اللطیف مسعود' ڈسکہ

مگر یہاں یہ بڑھ ہانک دی کہ قرآن مجید مسیح کو دنیا سے رخصت کرتا ہے یعنی موت ثابت کرتا ہے اور ازالہ اوہام وغیرہ میں وفات مسیح پر تیس آیات پیش کر دیں۔ گویا یہ آیات ابھی نازل ہوئی ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ۔

جب آپ یہ عقیدہ الہاما قرآنی آیات سے ثابت کر رہے تھے اس وقت یہ تیس آیات قرآن میں نہ تھیں یا آپ کو یاد نہ آئیں؟ کیا جس امت کے اول سے لے کر آخر تک ہر فرد کا اجماعی اور متواتر عقیدہ لکھا تھا' جس میں تمام مجددین امت اور متکلمین ملت تھے جن کا انکار بقول شما فسق و کفر ہے' ان کو یہ آیات نظر نہ آئی تھیں؟ نیز جس اجماع امت کا منکر ملعون ہے' وہ انکار اب کیسے اسلام' ہدایت اور مدار نجات بن گیا؟

مزے کی بات یہ ہے کہ اس ازالہ ص ۳۸۵ میں صرف تین جگہ وفات کا ذکر لکھا باقی آیات پھر وہ غیب میں چلی گئی ہوں گی۔

حدیث دمشق اور مرزا قادیانی

حدیث مسلم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق کے مشرقی مینارہ پر اتریں گے۔ یہ حدیث ساری زندگی مرزا قادیانی کے لئے سوہان روح بنی رہی' کبھی یہ تاویل کرتے ہیں مشرق سے مراد کوئی مشرقی مقام ہے چنانچہ وہ قادیان ہے کیونکہ یہ دمشق سے مشرق میں ہے اور کبھی اس روایت کو غیر مقبول کہتے ہیں' مگر دل کی کھٹک نہیں جاتی۔ اس لئے ایک دفعہ نور دین کو بطور مشورہ کے خط لکھا کہ اگر حدیث دمشق کو ایک طرف کر کے یعنی نظر انداز کر کے دعویٰ مسیحیت کر دیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے (مکتوبات مرزا) لیکن جب یہ کھٹک نہ گئی تو قادیان میں ایک طرف مینارہ بھی بنالیا کہ حدیث میں مینارہ مسیح کا ذکر ہے (جس کا نام مینارۃ المسیح رکھا گیا' اس کی تعمیر کے فنڈ کے لئے کئی قسم کے جتن اختیار کئے گئے)۔ مینارہ تو ظاہری بنوا لیا اور نزول مسیح کو روحانی قرار دے کر اپنے حق میں کرالیا۔ دیکھئے چالبازی اور مکاری کی حد۔ یہ ہے قادیانیت کی روح رواں اور بنیاد۔

علاوہ ازیں احادیث میں مذکورہ علامات مسیح کی تاویلات بعیدہ کرتے کرتے آنجہانی ہو گئے۔ کبھی کہہ دیا۔

"اگر اس حدیث کو جو نصوص بینہ (مرزا قادیانی کے مطابق) کے مخالف ہے صحیح بھی مان لیں اور اس کے معنی کو ظاہری پر حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔" (ازالہ اوہام ص ۴۷۰)

کہیں لکھ دیا کہ۔

"اب اگرچہ کھلا یہ دعویٰ تو نہیں اور نہ اپنے کامل تصریح سے خدا تعالیٰ نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہو گا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔" (ازالہ ص ۷۳)

دیکھئے قادیانی کی ممکن ممکن کی گردان اور رٹ۔

اس سے بھی بڑھ کر۔

"اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں' ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹)

حاصل مطالعہ

قارئین کرام! ملاحظہ فرمایئے کہ دجال قادیانی کیسا مخبوط و مبہوت ہو رہا ہے۔ پہلے تو یہی لکھا تھا کہ احادیث کی رو سے صرف ایک ہی مسیح موعود آنے والا ہے۔(شہادۃ القرآن)۔ مگر اب اصل مسئلہ کو گول کر کے مثلیت کا چکر چلا کر دس ہزار تک قائل ہو رہا ہے اور احادیث رسول ﷺ کے مصداق کی آمد کا بھی انکار کر رہا ہے۔ حالانکہ تعدد کا کوئی بھی قائل نہیں۔ قسمت کے بارے میں مرزا صاحب صرف اپنی ٹانگ اڑانے کے لئے کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ایسی شقاوت اور بے حسی سے ہر ایک انسان کو محفوظ فرمائے۔

اس کے بعد آنجناب نے تاویلات کا وہ دھندا شروع فرمایا کہ آپ کا گرو جناب ابلیس علیہ ما علیہ بھی عش عش کر اٹھا ہو گا۔ اور بار بار ٹیچی اور شیر علی کو اس قسم کے چکر چلانے میں تعاون کے لئے بھگاتا ہو گا۔ کبھی اس مسئلہ کو ظاہر ہے بنانے کے لئے بائبل کے ایلیا کی مثال دی اور کبھی اسے لانبی بعدی کے تحت ختم نبوت کے منافی قرار دیا۔ الغرض ہر لمحہ اس مخمصہ اور الجھن میں ہی چلتے چلتے آنجہانی ہو گئے۔ مگر کسی ایک بات پر ٹک نہ سکے۔

نزول مسیح اور ختم نبوت

مرزا قادیانی کئی مقامات پر لکھتے ہیں کہ نزول مسیح ختم نبوت کے خلاف ہے۔ آیت خاتم النبیین روکتی ہے کہ کوئی نیا یا پرانا نبی آجائے۔ باقی میری نبوت صرف ظلی اور بروزی ہے تشریعی نہیں(حالانکہ قرآن و حدیث میں ظل و بروز کا کوئی تصور نہیں) تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔

ختم نبوت کا معنی وہی ہے جو مرزا صاحب نے اپنی کتاب آئینہ کمالات میں لکھا کہ۔

"اللہ ایسا نہیں کہ دوبارہ نبی بھیجے اور سلسلہ نبوت ختم اور منقطع کرنے کے بعد دوبارہ شروع فرمائے۔"

(آئینہ کمالات ص ۳۷۷)

اسی طرح فرمان رسول ﷺ بھی ہے کہ۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت۔

نیز اسی طرح تریاق القلوب ص ۱۵۷ روحانی خزائن ص ۴۷۹ ج ۱۵ میں لکھا ہے کہ۔

"میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی پہلے وہ نکلی پھر میں نکلا۔ میرے بعد میرے والدین کے ہاں کوئی بچہ یا بچی پیدا نہیں ہوا۔ اس طرح میں اپنے ماں باپ کے لئے خاتم الاولاد ٹھہرا۔"

تو صاف ظاہر ہو گیا کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہوا کہ اس کے بعد کوئی نبی پیدا ہو کر عہدہ رسالت و نبوت پر فائز نہ ہو۔ پہلے چاہے ۱۰۰ بھی زندہ ہوں تو یہ ختم نبوت کے خلاف نہیں۔ جیسے مرزا قادیانی جو کہ خاتم الاولاد تھے' ان کی پیدائش کے وقت ان کے بڑے بھائی غلام قادر زندہ تھے' پھر بھی یہ خاتم الاولاد تھے۔ اسی طرح اگر خاتم الانبیاء ﷺ کے عین حیات یا آپ کے بعد ۱۰۰ نبی بھی سابقہ تشریف لے آویں تو آپ کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ حالانکہ مرزا ملعون کا دعویٰ نبوت یقیناً ختم نبوت کے منافی ہے کیونکہ اس طرح آنحضور ﷺ کے بعد عہدہ نبوت پر تقرر لازم آئے گا جو کہ سراسر منافی خاتمیت ہے۔

قارئین کرام! اس طرح کے قادیانی ڈھکوسلے سیکڑوں تک ذکر کئے جا سکتے ہیں' سمجھدار کے لئے اتنے ہی کافی ہیں۔ استدعائے بندہ یہ ہے کہ اس تحریر کو ہر فرد مسلم و قادیانی خلوص نیت سے بغور مطالعہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ حقیقت منکشف ہو جائے گی' اور قادیانیت کے مکر و فریب کا راز واضح ہو جائے گا(انشاء اللہ العزیز)۔

آخری مرحلہ الحاد

جناب قادیانی ایک عالم' مناظر اور مجدد پھر مثیل مسیح سے ترقی کرتے ہوئے جب آخری مرتبہ الحاد و ضلالت پر فائز ہونے کا تہیہ کر لیتے ہیں تو پھر پہلے جس عقیدہ نزول جسمانی کو قرآن و احادیث کے کثیر دلائل سے متواتر اور اجماعی ہونا

تسلیم کیا تھا' بعد میں اسے ایک عام خیال سا تحریر کیا چنانچہ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

"اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے' جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی' اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۴۰)

اس مرزائی اصول کے مطابق تو نماز روزہ کا بھی یہی حشر ہونا چاہئے کیونکہ یہ بھی شروع دعویٰ نبوت کے وقت بیان نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد از ہجرت فرض ہوئے۔ حج تو ۹ھ میں بیان ہوا۔ تو کیا اسے بھی ایمان و اسلام کا جز نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اس سے قبل اسلام ناقص تو نہ تھا۔ دیکھئے مرزا قادیانی کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ شیطانی تسلط کا اثر ہے۔

تبصرہ

ملاحظہ فرمایئے کہ پہلے جو عقیدہ اجماعی اور اتفاقی تھا اور جس اجماع کا منکر ملعون تھا' اب وہ ایک غیر ضروری قرار دے دیا گیا ہے تاکہ اپنی مسیحیت کی بنیاد رکھی جاسکے۔ یہی مضمون خزائن ص ۴۵۹/۲۰ میں بھی مذکور ہے۔

ملاحظہ فرمایئے جس مسئلہ کی تائید میں قرآن مجید کی کئی آیات ہوں۔ احادیث صحیحہ کا ایک ذخیرہ ہو۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہو۔ پھر تمام امت مسلمہ کا اول سے لے کر آخر تک متواتر اور اجماعی عقیدہ بھی ہو تو کیا وہ اسلام کا جز نہیں ہو گا؟؟ ایمان کے ساتھ اس کا کچھ واسطہ نہ ہو گا؟؟ یا للعجب۔ اس کے بعد بقول مرزا قادیانی جس مسئلے کے متعلق قرآن کی تیس آیات ہوں تو وہ ایمان کا جز نہیں ہو گا؟؟ تو پھر ایمان کا جز اور کیا ہو گا؟؟ دیکھئے وضو کے متعلق صرف دو آیتیں ہیں تو وہ الطہور نصف الایمان ہو گیا۔ حج کی چند آیات ہیں' رمضان کی فرضیت کی صرف ایک آیت ہے۔ کتب علیکم الصیام الخ۔ تو یہ دونوں اسلام کی بنیاد ہو گئے۔ مگر بقول مرزا قادیانی حیات و وفات کے متعلق قرآن کا اور حدیث کا ایک ذخیرہ موجود ہو لیکن وہ جز ایمان نہ بنے' یہ کیسے ممکن ہے؟ لیکن پھر اس کے باوجود مرزا قادیانی اور مرزائی اب اسی کو قادیانیت کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ جب بھی کسی قادیانی سے گفتگو ہوگی وہ اسی بحث کو چھیڑے گا' تو جب جز ایمان نہیں تو اس کو اتنی اہمیت کیوں دیتے ہو؟ حتیٰ کہ مرزا قادیانی نے اسی مرحلہ کے بعد عقیدۂ حیات کو شرک عظیم بھی لکھ دیا (حقیقت الوحی)۔

یہ بھی لکھا کہ یہی اصل بحث ہے' جس کے طے ہونے سے تمام جھگڑا طے ہو جاتا ہے اور جس فریق کے ہاتھ میں دلائل قویہ حیات یا وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں وہی فریق حق پر ہے۔ دیکھئے براہین حصہ پنجم ص ۲۰۲ روحانی خزائن ص ۳۷۵ ج ۲۱۔ اب دونوں قسم کے اقوال و تحریرات کا موازنہ کرکے قادیانی دیانت کا اندازہ لگائیں۔

امت کے متواتر اور اجماعی عقیدہ کی تحقیر و توہین

ایھا المسلمون جناب قادیانی حسب تحریر براہین۔ شہادۃ القرآن ص ۴'۹۴ اور ازالہ ص ۵۵۷ وغیرہ جس عقیدہ کو متواتر اور امت کا اجماعی اور اتفاقی عقیدہ قرار دیتے تھے' پھر نیت خراب ہو جانے پر' اغوائے شیطانی سے اسی عقیدہ کے متعلق لکھنے لگے کہ اب ہم بخوبی ثابت کر چکے ہیں کہ یہ عقیدہ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر چلا گیا تھا' قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا صرف (معاذ اللہ۔ ناقل) بیہودہ اور بے اصل اور متناقض روایات پر اس کی بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ ازالہ ص ۲۴۸۔ نیز اس عقیدہ پر ص ۲۴۴' ص ۲۴۹ پر بھی زبردست تنقید کی گئی ہے اور اسی طرح روحانی خزائن ص ۲۴۳ ج ۷۔ ص ۲۳۵ ج ۷ وغیرہ مقامات پر اس عقیدہ کے متعلق ہرزہ سرائی فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں ازالہ ۲۵۴' ۲۵۳ پر ایک قدم اور آگے بڑھا کر یہ لکھ دیا کہ یہ عقیدہ اسلام میں اس وقت آیا جبکہ عیسائی اسلام میں داخل ہوئے ہوں گے اور کچھ کچھ حضرت مسیح کی نسبت اپنے مشرکانہ خیالات ساتھ لائے ہوں گے اور اس بیجا عظمت کے عادی ہو گئے ہیں' جس کو قرآن شریف تسلیم نہیں کرتا (یعنی حیات و نزول مسیح) نیز ایک جگہ یہ بھی بڑھ ہانک دی کہ ابتدائے زمانہ میں بکثرت صحابہ رضی اللہ عنہم نے عیسائی عورتوں سے نکاح کئے تو یہ عقیدہ ان عورتوں کی وجہ سے اسلام میں داخل ہو گیا۔ العیاذ باللہ۔

اب فرمایئے کہ پہلے اسی عقیدہ کے متعلق الہامی طور پر قرآن مجید کی آیات لکھتے رہے اور اس کی تائید میں انجیل مقدس اور احادیث صحیحہ کا ایک ذخیرہ تسلیم کرتے رہے' بخاری مسلم اور دیگر کتب صحاح میں مذکورہ عقائد و مسائل میں سے اس عقیدہ کو سب سے زیادہ ثابت شدہ تسلیم کرتے رہے مگر جب شیطانی اور دجالی شکنجے میں آگئے تو وہی صحیح اجماعی اسلامی عقیدہ قرآن و حدیث سے غیر ثابت شدہ' نصاریٰ سے درآمد شدہ اور بیہودہ قرار پایا جا رہا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر زمانہ نے کسی تضاد اور تناقض کو ملاحظہ کیا ہو گا؟؟ کیا کسی پاگل سے پاگل انسان کے بیان میں بھی ایسا فرق' تضاد اور تناقض نظر آیا ہے؟ ہرگز نہیں' ہرگز نہیں۔ حالانکہ ابتدائی کتاب براہین بھی بقول قادیانی اس کی الہامی کتاب ہے۔ ازالہ ص ۵۳۳۔ بلکہ جناب قادیانی' اپنی ہر کتاب میں اسی براہین سے حوالہ لیتے اور استشہاد کرتے آتے ہیں۔ گویا کہ وہ منزل من اللہ اور متن الہی کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق شدہ اور قطعی کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ ص ۲۴۸۔ مگر اس کے مندرجات کہ مسیح آسمان پر جا بیٹھے۔ ص ۳۶۱۔ اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ اور عسی ربکم الخ۔ مسیح کے نزول جسمانی کے بیان میں ہے ص ۴۹۹۔ ص ۵۰۵۔ یہ بیانات اب مخالف قرآن اور بیہودہ عقیدہ قرار دیا جا رہا ہے۔ یا للعجب۔ دنیا جہان میں کوئی اس کی مثال و نظیر نہیں مل سکتی الیس منکم رجل رشید۔

مثیل مسیح سے عین مسیح بننے کا فارمولا اور مرحلہ

قارئین کرام! جناب قادیانی نہایت شاطرانہ طریق سے قدم بقدم ترقی کی منازل طے کرتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے مثیل مسیح' پھر عین مسیح' پھر اس سے اوپر نبی اور پھر کامل ترین نبی بنتے گئے۔ پہلے جو بات قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں' پھر اسی کو قرآن و حدیث ہی میں تحریف و دجل سے کام لے کر' غلط اور بیہودہ قرار دینے پر تل جاتے ہیں۔ مثلاً پہلے لکھا کہ میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے' مسیح ہونے کا الزام مجھ پر افترا ہے۔ مگر پھر آہستہ آہستہ اگلے مرحلے پر قدم رکھا تو نہایت ہی غیر معقول اور مضحکہ خیز فارمولے کا اظہار کیا' جیسے اس مسئلہ میں لکھا کہ پہلے نزول مسیح کا اقرار کیا تھا پھر وحی الٰہی نے مجھے بتایا کہ مسیح تو فوت ہو چکا ہے اور اب تو ہی مسیح موعود ہے۔ اور لکھا کہ قرآن میں جو آیات مسیح کے حق میں بطور پیشگوئی تھیں اب وہ میری طرف منسوب ہو گئیں۔ براہین پنجم ص ۸۸۔

پھر یہ لکھا کہ۔

"میں نے پھر بھی ادھر توجہ نہ کی بلکہ اسی عقیدہ پر جما رہا مگر جب وحی بارش کی طرح اترنا شروع ہوئی کہ تو ہی مسیح ہے' تو ہی مسیح ہے' تو میں نے بارہ سال تک چپکا رہنے کے بعد اس دعویٰ کا اعلان کر دیا۔"

(اعجاز احمدی ص ۷۔ حمامۃ البشریٰ ص ۱۳۔ ۱۴۔ روحانی خزائن ص ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ آئینہ کمالات ص ۵۵۱ وغیرہ)

مرزا سے عیسیٰ مسیح بننے کا طریقہ

یہ بڑا مضحکہ خیز اور ٹیکنیکل طریقہ ہے جو کہ قادیانی نے اپنی کتاب کشتی نوح ص ۴۵ سے ص ۴۸ تک اور براہین حصہ پنجم ص ۳۶۱ وغیرہ پر درج کیا ہے کہ۔

"پہلے مجھے دو سال تک مریم بنایا گیا پھر مجھ میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور مجھے دس ماہ تک عیسیٰ کا حمل رہا اس کے بعد صفت مریمیت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دے دیا۔ اس طرح میں عیسیٰ بن گیا۔ نیز تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳ کے مطابق حالت مریمیت والا خون حیض اب بچہ بن گیا جو خدا کے بچوں کی طرح تھا۔" العیاذ باللہ۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے عجیب و غریب ڈھکوسلے شیطان کی آنت کی طرح ختم نہ ہوں گے۔ مگر ہیں سب ایک سے ایک عجیب تر۔ ان میں کوئی بھی معقول اور قابل فہم نہیں ہے۔

دعویٰ نبوت اور جناب قادیانی

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ آنجناب نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ

مسیحیت کیا اور ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ جبکہ اس سے قبل صاف لکھتے رہے کہ:

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں دعویٰ نبوت کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں میں جاملوں۔"

(حمامۃ البشریٰ ص۷۹۔ روحانی خزائن ص۲۹۷ ج۷ وکذا لک ص۱۳۱، ص۱۸۵۔ ص۱۹۹ ج۷۔ ص۲۰۰ ج۷۔ ص۲۱۳ ج۷ وغیرہ)

یہ صرف ایک جلد میں مذکور ہے' باقی تمام کتب مرزا میں سیکڑوں حوالے ختم نبوت کے حق میں اور دعویٰ نبوت کے انکار شدید میں مل سکتے ہیں' جن کا لاہوری مرزائیوں نے اپنی کتاب "فتح حق" میں جمع کردیا ہے۔ لیکن دعویٰ نبوت کے بعد کتب مرزا میں مداری کی پٹاری کی طرح اتنے کثیر حوالہ جات مل جاتے ہیں کہ جن کو ربوائی قادیانیوں نے غلبہ حق کے نام سے ایک ضخیم کتاب میں فتح حق کے جواب میں جمع کردیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں نہایت دلچسپ ہیں۔ ایک میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا قادیانی نے آخر تک دعویٰ نبوت سے انکار کیا ہے (فتح حق) اور دوسری (غلبہ حق) میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء سے لے کر آخری سانس تک دعویٰ نبوت کا اقرار کیا ہے اور پھر لاہوریوں کے سرغنہ محمد علی کی کتب سے بھی اقرار نبوت کے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔ گویا اس لحاظ سے خود اس کے معتقدین کے نزدیک مرزا قادیانی ایک متنازعہ شخصیت بن گئی ہے۔ جس کی مثال سابقہ کسی بھی نبی کے متعلق نہیں مل سکتی لہٰذا یہ ذات شریف سراسر سراپا کذب و افتراء ہے۔

ایک مرزائی عذر

قادیانی اس تضاد کے بارے میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ مسیحیت اور نبوت کے انکار کی یہ وجہ ہے کہ ابھی وحی کے ذریعہ اظہار نہیں ہوا تھا۔ نبوت سے انکار بھی اس وقت کا ہے جبکہ ابھی یہ حکم نہیں ملا تھا۔ مگر یہ سب کچھ محض دجل و فریب ہی ہے کیونکہ کسی چیز سے انکار کرنا بھی ایک قول اور اعلان ہے اور کسی مرتبے کا دعویٰ کرنا بھی ایک قول اور اعلان ہے جبکہ مرزا قادیانی بقول خود صاحب الہام اور مامور من اللہ تھا اور ایسی ہستی خود نہیں بولتی جب تک کہ خدا کا حکم نہ ہو۔ ازالہ ص۱۹۸۔

نیز اس انکار و اقرار کی مثال سلسلہ نبوت و رسالت میں کوئی نظیر اور مثال نہیں ملتی لہٰذا یہ بھی کذب و دجل قادیانی کا ایک عظیم برہان ہے۔ آج تک کسی نبی نے ایسا نہیں کیا کہ پہلے اعلان کیا ہو کہ میں نبی نہیں' یا میں اس مقام پر فائز نہیں۔ پھر اس کے بعد اعلان کردے کہ میں یہ ہوں اور یہ ہوں یہ تو سراسر ایک تماشہ اور استہزاء ہے' جس سے ذات الٰہی اور دامن رسالت و نبوت بالکل منزہ اور پاک و مطہر رہا ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا تفاصیل سے قادیانیت کی اصل حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ رؤف الرحیم ذات ہر ایک مسلم کو اس ضلالت سے دور رکھے جو کم نصیب اس بھنور میں گر چکے ہیں' انہیں مہربان مالک جلد از جلد نکلنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین یا الٰہ العالمین)۔

سرمایہ درویش
سرور کونین خاتم الانبیاء
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بارگاہ رحمت میں
شاعر ختم نبوت
سید امین گیلانی کا
ہدیہ نعت
ایمان افروز اور روح پرور نعتیہ کلام
شائع ہو چکا ہے.....
قیمت 80روپے
ملنے کے پتے۔ دفتر ختم نبوت
مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
ادارہ ا[illegible]ارات شرقپور روڈ شیخوپورہ شہر

خالص اور سفید
صاف و شفاف
شکر (چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ــ ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

پیشکش :- محمد زبیر' بھولنگر

قسط نمبرا

دوزخ کے باسی

مرزا قادیانی کے خط کے جواب میں اسکے پوتے مرزا طاہر کا جواب (مقیم لندن)

قادیانیت کے غلیظ چہرے سے نقاب الٹنے والی ایک دلچسپ تحریر 'حقیقت یا افسانہ' فیصلہ آپ کریں

پیارے دادا جان!

نمسکار۔ تمہارا اذیت نامہ ملا اور جس حالت میں تم نے میرے نام خط لکھا' اسے محسوس کر کے میرا رواں رواں بھی دوزخ کی آگ کی طرح جلنے لگا۔ تم نے لکھا کہ تم پر شدت سے عذاب نازل ہے۔ بڑی بڑی چیخ رہی ہے اور پور پور جل رہا ہے۔ پھر بھی میرے لئے حیرانگی کی بات یہ ہے کہ الٹا لٹکتے ہوئے (جو چمگادڑوں کی عادت ہے) کے باوجود تم نے خط لکھا۔ یہ سب ابلیسی قوت کا کارنامہ ہے' جس نے تمہیں دوزخ میں بھی اتنا سخت جان بنا رکھا ہے' اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں کیونکہ ابلیس جہنمی مخلوق ہے' وہ گاہے گاہے تمہیں حوصلہ دے کر تمہاری قوت ارادی بڑھاتا رہتا ہے۔ جب تمہارے (اور اب میرے بھی) آقاؤں نے تمہیں جھوٹا نبی بننے کی دعوت دی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے خواب دکھائے اور پھر جس طرح تم ان کے جال میں پھنسے وہ ابلیسی طاقتوں کا مظہر تھا۔ اسی طرح اب تمہارے سارے پیروکار اسی جہنم کے باسی بنیں گے۔ اور بن رہے ہیں' جس کی آگ میں تم چمگادڑ بنے ہو۔ تم نے تحریر کیا کہ پچھلے دنوں تازہ تازہ جہنم واصل ہونے والے ایک قادیانی نے تمہیں میرے کارنامے سنائے۔ جس طرح تم نے اپنی روح ابلیس اور ابلیسی قوتوں کے سپرد کر دی تھی بعینہ اسی طرح میں بھی اسی راہ پر چلنے پر مجبور ہوں۔ تم بھی طاغوتی طاقتوں کے آلہ کار بن کر ان کی دی ہوئی گائیڈ لائن پر چلے اور اب میں بھی انہی کے ساتھ چل رہا ہوں۔ کیونکہ جو صراط جہنم تم نے اپنے اور اپنی نام نہاد امت کے لئے بنائی ہے' اس کے حصار میں چلنے پر ہی اپنی عافیت اور تمہارے ساتھ آن بسیرا کر سکتے ہیں۔ اپنے آقاؤں کو خوش رکھنے کے لئے ہر وہ اقدام کرتے ہیں جو مسلمانوں کے خلاف ہو۔ میں نے تمہاری تمام تر "بکواسیات" پر مشتمل کتابوں کو اکٹھا کر کے "روحانی خزائن" کا نام دے کر جو کتاب شائع کرائی' یہ بھی تو اپنے آقاؤں کے اشارے پر کیا ہے۔ ورنہ اتنی سر دردی مول لینے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے کہیں بدرجہا بدتر بکواسیات پر مشتمل میں خود بھی کوئی تصنیف شائع کرا سکتا تھا۔

لیکن دادا جان! تم میں اور مجھ میں ایک فرق واضح ہے' وہ یہ کہ تم ابلیسی قوتوں اور ابلیس کے غلام و آلہ کار بنے اور معمولی آسائش و عیش کی زندگی کو بہت جانا جبکہ ابلیس سمیت ابلیسی طاقتوں کو میں نے اپنے تحت کر لیا ہے (تقریباً) اب میں ان کو مشورے دیتا ہوں اور وہ اس پر صاد بھی کرتے ہیں۔ یہ تو اپنے مکتوب میں تم نے بھی واضح لکھا ہے کہ ابلیس لعین میرے کارناموں پر فخر کرتا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ابلیس اب میرا مرید ہے۔ وہ اپنی خفت اور جھینپ مٹانے کے لئے تمہاری طرح تمہارے سامنے "بکواس" کرتا ہے۔ اب بھلا روئے زمین پر مجھ سے بڑا ابلیس کون ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں جبکہ تمام تر مادی' سائنسی اور دیگر ذرائع مجھے میسر ہیں۔ تم نے دجل و فریب میں مجھے اپنے سے دو چار ہاتھ آگے لکھا ہے جبکہ حقیقتاً میں اپنے وسائل و ذرائع کے لحاظ سے تمہارے خواب و خیال سے بھی کہیں آگے کی چیز ہوں اور آنے والے قادیانی جہنمیوں کی زبانی میری باتوں کی تم پر تصدیق ہوتی رہے گی۔ کفر و ارتداد پر مبنی کتابوں کو اکٹھا کر کے چھاپنا تمہارے لئے بڑی بات ہو سکتی ہے میرے لئے نہیں۔ کیا تمہیں کسی اور نئے قادیانی جہنمی نے یہ نہیں بتایا کہ میں نے سلمان رشدی جیسے مرید بھی پیدا کئے ہیں جو مسلمان کے ایمان کی بنیادوں پر تازیانے لگا رہا ہے۔ اور بدستور حیات و تحفظ کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس کے خلاف قتل کا فتویٰ صادر ہوئے عرصہ ہو گیا لیکن اب تک کوئی مائی کا لعل اس کا بال بیکا نہیں کر سکا اور کچھ میری تائید و حفاظت نے بھی ابھی تک کسی مسلمان کو اس کی گردن مارنے کی نوبت نہیں آنے دی۔ اس پر ہمارے مشترکہ آقاؤں کی بھی بھرپور کوشش رہی ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ تحفظ اور سہولتیں فراہم کریں۔ وہ دن بھی دور نہیں جب تمہاری خواہش کے مطابق اور نہیں تو کم از کم اپنی مسجد نما عبادت گاہوں کے باہر شراب خانوں کے بورڈ لگوا دوں گا۔ بس ذرا موقع کی تلاش اور کوشش میں ہوں۔ تمہیں یہ تو پتہ ہے کہ مجھے پاکستان سے نکلنے پر مجبور کیا لیکن شاید تم کو یہ معلوم نہیں کہ جاتے جاتے میں نے مسلمانوں کے فرقوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور منافرت کے بیج اتنے گہرے بوئے تھے جو اب تن آور درخت بن چکے ہیں۔ اور یہ فرقے آپس میں کبھی متحد نہیں ہو پائیں گے۔ آپس ہی میں ایک دوسرے کو کافر و مشرک قرار دیتے رہیں گے۔ گو کہیں رہی۔ لیکن یہ مجلس تحفظ ختم نبوت والے کیا بتاؤں اس پلیٹ فارم پر تقریباً تمام مسلکوں کے راہنما متحد ہیں۔ یہ تمہاری ناکارہ جدوجہد کا ثمر ہے' جو اب مجھے بھگتنا پڑ رہا ہے۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ کوئی جہنم پروف قسم کی "روحانی خزائن" کی جلد بنوا کر کسی جہنمی قادیانی کے ہمراہ تم تک پہنچا سکوں تاکہ الٹے لٹکے لٹکے تم میرے کارنامے کو دیکھ کر خوش ہوتے رہو اور اس وقت تک آنے والے جہنمی قادیانیوں کی زبانی ہی تم میرے کارنامے سن سن کر گزارہ کرو۔ لیکن کیا جہنم جیسی جگہ میں تمہیں خوش ہونے کا موقع مل جاتا ہے؟ حیرانگی ہے!

لندنی قادیانی جہنمی کی زبانی تم نے میرے ربوہ سے بھاگنے اور لندن میں اپنا مرکز بنانے کا تو سن لیا۔ یہ بھی تمہیں معلوم ہو گیا کہ اربوں روپے کی لاگت سے زمین خرید کر میں نے یہاں "اسلام آباد" نام کی نئی بستی بھی بنا ڈالی ہے۔ اس اسلام آباد میں میری رہائش واقعی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یقیناً یہ تمام باتیں درست ہیں' لیکن اس گہرائی پر جہنمی آگ نے تمہیں سوچنے کا موقع نہ دیا۔ یہاں جو مجھے وسائل اور میرے لئے وظائف مقرر ہیں وہ "ربوہ" میں کہاں تھے؟ اور وہاں پورا ملک خاص طور پر مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت والوں نے جینا حرام کر رکھا تھا۔ گو اب بھی یہ تحریک قادیان اور قادیانیوں پر بیانات کی گولہ باری کرتی رہتی ہے کیونکہ میں نے پاکستان میں وہاں کے ہر شعبہ میں خاص خاص جگہوں اور عہدوں پر اپنے آدمی متعین کرا رکھے ہیں۔ جو بظاہر تو مسلمان ہیں لیکن حقیقتاً" قادیانی ہیں۔ ان کی جھوٹی قسموں' مرتبوں اور جاہ و جلال کی بدولت یہ گولہ باری بے کار ہو جاتی ہے۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ پاکستان میں' میں نے کیسے کیسے اہم اور حساس شعبوں میں اپنے آدمی

پہنچائے ہیں۔ دیکھ لینا ربوہ سے نکالنے اور ہمیں کافر قرار دینے کا نتیجہ اس ملک کو بڑی بھیانک صورت میں ملے گا۔ جس طرح تم نے سنی العقیدہ لوگوں میں اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے تھے لیکن ان کی حیثیت کمتر درجہ کی تھی جبکہ میرے حلقہ کے ابلیسی قادیانی بڑے بڑے عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ تم نے لکھا ہے کہ میں مقدر کا دھنی ہوں۔ میں مقدر کا دھنی ہی نہیں مقدر کا شہنشاہ بھی ہوں اور ہندوستانی فلمیں ویڈیو کی صورت میں یہاں کھلے عام چلتی ہیں اور یہاں کے بچے' بالے اور جوانوں کے علاوہ پرانے لوگوں کی اکثریت بھی اس تفریح سے بدرجہ اتم لطف اندوز ہوتی ہے اور یہ سلسلہ میں نے گھر گھر پہنچا دیا ہے۔ اب مانو کہ میں مقدر کا سکندر ہوں کہ نہیں۔ لیکن اپنی تدبیروں' چالوں اور اپنے آقاؤں کی ہمدردی حاصل کر کے ہی میں یہ سب کچھ حاصل کر سکا ہوں اور پھر تمہارے زمانہ میں یہ وسائل تمہیں کیا میسر آتے جبکہ جدید ٹیکنالوجی تو اب ترقی پذیر ہو رہی ہے۔

تمہارے زمانہ میں خس کی ٹٹیوں کے علاوہ اور تھا بھی کیا جبکہ آج کل تو ایئر کنڈیشنڈ ایک عام سی شے بن کر رہ گیا ہے۔ جس کے پاس مال ہے وہ خرید سکتا ہے۔ اب تو سائنسی ترقی کا دور دورہ ہے اور میں بھی سائنسی ایجادات کو استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہوں۔ یہاں تو موسم تک کو اپنے تابع کر لیا گیا ہے۔ گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرمی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اصل میں گرمی' سردی تو ہمارے لئے ذائقہ چکھنے کے مترادف ہے۔ تم نے اپنے مکتوب جنتی میں لکھا ہے کہ اس زمانہ میں رات کو کہیں جانا پڑتا تھا تو کتے کاٹتے تھے۔ کتے تو اب بھی بھونکتے اور کاٹتے ہیں لیکن یہ ہم سے ہی تعلق رکھتے ہیں جو تمہاری تعلیمات کا کچھ زیادہ ہی اثر لے لیتے ہیں۔ ہم انہیں کیا کیا جتن اور سازشیں کر کے اعلیٰ ترین مقامات پر فائز کراتے ہیں لیکن ہم جب اپنے کام کی بات کرتے ہیں تو یہ ہم پر بھی غرانے اور کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔ تمہارے زمانہ میں چار پاؤں والے اصل کتے ہوا کرتے تھے جبکہ ہم نے دو پاؤں والے بل ڈاگ نسل کے کتے پال رکھے ہیں اور ایسا راتب مہیا کرتے ہیں کہ جس کے باعث وہ ہمارے پیچھے پیچھے دم ہلاتے چلنے پر مجبور ہیں۔ تم جہنم میں جہنم کی آگ میں ایئر کنڈیشن کا تصور کرتے ہو' اگر جہنم میں ایئر کنڈیشن لگ جائیں تو پھر جہنم کیا ہو گا؟؟ ویسے دادا جان! تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ آنا تو میں نے بھی جہنم میں ہی ہے۔ لیکن اتنے غلط' غلیظ اور بدبودار انداز میں نہیں جیسے کہ تم نے اس دنیا سے جہنم کے لئے اختیار کیا تھا۔ بقول تمہارے' اب تو بیت الخلاء بھی ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ لہٰذا غلاظت ظاہر میں تو نہیں البتہ باطنی غلاظت اور خباثت تو تم سے کروڑوں گنا زیادہ ہی سرایت کر چکی ہے مجھ میں!

جی ہاں دادا جان! تم نے صحیح سنا ہے کہ میں نے ایک ٹیلی ویژن چینل بک کیا خرید لیا ہے اور ڈش اینٹینا کے ذریعے اپنے ارتدادی پروگراموں کو پوری دنیا میں خوب چلا اور پھیلا رہا ہوں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ میں نے ساری قادیانی عبادت گاہوں میں ڈش اینٹینا لگوا کر ان سادہ لوح لوگوں کے کانوں میں ارتداد اور قادیانیت کا پرچار کرتا ہوں۔ یہی نہیں بلکہ نوجوان اور پڑھے لکھے لوگوں کو یہاں اس چینل سے غیر ملکی جنسی ملاپ والی فلمیں دکھا کر ان کے جذبات کو ابال دیا کرتا ہوں حتیٰ کہ اس پروگرام کے عادی ہو کر وہ تمہاری امت میں شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ اس طرح انہیں مادر پدر آزادی حاصل ہو جاتی ہے اور پھر یہی لوگ آہستہ آہستہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ تمہارے اکثر امتی معصوم لوگوں کو میرے منہ سے نکلنے والے زہر کو لوگوں کی سماعت کے توسط سے ان کے قلب و جگر میں اتارتے ہیں۔ یہ کوئی کمال کی تدبیر نہیں بلکہ صلاحیت کی بات ہے جسے میں نے اپنے آقاؤں کی مدد سے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ تمہاری شاباش دینے کا شکریہ! دادا! میری جانب سے بھی شاباش جنتی قبول کرو۔

تم نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ شیطان لعین نے تم سے ملاقات کی۔ وہ بہت خوش تھا۔ قہقہے لگا کر کہہ رہا تھا کہ میں نے اس کے کام کو آسان کر دیا ہے بلکہ ناکارہ بنا دیا ہے۔ دراصل وہ تمہاری طرح کذب بیانی سے کام لے رہا تھا جبکہ شیطان میرے سامنے کچھ نہیں۔ اصل میں اسے اپنے بے اثر ہونے کا ملال اور جھینپ ہے' جسے مٹانے کے لئے وہ تمہارے سامنے میری تعریفیں کر رہا تھا۔ اب حالت یہ ہے کہ شیطان بھی میرے سامنے گھٹنے ٹیک کر کام مانگنے کی بھیک مانگتا ہے کیونکہ میں نے اسے تقریباً بے کار کر رکھا ہے اور تقریباً تمام دنیا میں ہر ملک میں' میں نے اپنے کارندے چھوڑ رکھے ہیں۔ جو شیطانی کاموں میں اول نمبر ہیں اور شیطان لعین اچھی طرح جانتا ہے کہ جب اس کے لئے کوئی کام نہ بچے گا تو قیامت کے دن اس کی کارکردگی پر ضرب شدید لگے گی اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے یہ اس کے لئے بڑی ذلت کی بات ہو گی کہ وہ منی کے چیلوں کا چیلا بن کر رہ گیا۔

باقی آئندہ شمارہ میں

تحریکِ ختمِ نبوّت
1974
ترتیب و تدوین
مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خان قادیانی کی نئی نوبیلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی○ محلہ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر۔ ربوہ۔؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ "علاقہ غیر"○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ○ ربوہ' سازشوں کا مرکز؟○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ "شیزان" قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی' پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ بہترین جلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے
○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

Is Govt. of Pakistan a party to this plan?

An Analysis in introspection

- USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.
- Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."
- Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.
- Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.
- Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.
- Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.
- Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

GOD FORBID *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

عظیم الشان

نویں عالمی

سالانہ ختم نبوت کانفرنس

لندن

بروز اتوار

مورخہ 14 اگست ۱۹۹۴ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت

حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مہمان خصوصی

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم

مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی ◆ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دینگے اور انکا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9، 9 ایچ زیڈ یو کے فون 071-737-8199

KHAT ME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M.160